Regd No P 57

رجسٹرڈ نمبر ۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ: چھ روپے
ششماہی: ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر: ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۸ ظہور ۱۳۴۵ ہش | ۲۴ صفر ۱۳۸۶ھ | ۱۸ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد ۱۲ اگست (بوقت ۸ بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ رات حضور کو نیند ٹھیک طرح نہیں آئی اور بے چینی رہی لیکن آج دن بھر نسبتاً طبیعت بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔

قادیان ۱۶ اگست۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تشویشناک علیل ہو جانے کے باعث ۱۱/۸ سے امرتسر کے لال ہسپتال (زنانہ) میں داخل ہیں۔ اور اب حالت قابل اطمینان ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب آپکی تیمارداری کے لئے امرتسر میں قیام فرما ہیں۔ آج کی رپورٹ کے سلسلہ میں صاحبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :- الحمد للہ کہ اب تدریجاً آرام آرہا ہے کمزوری بہت ہے۔ زنانہ دس بارہ بوتلیں لگ چکی ہیں جن کے سبب جسم میں درد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ضروری اعلان :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک آئندہ ربوہ کے پتہ پر ہی بھیجا کریں۔

موسی بنی مائینز میں سیرت پیشوایان مذاہب کا عظیم الشان جلسہ

احمدی مبلغ کی پُرمغز تقریر۔ ہندو سکھ مسلم عیسائی مقررین کی طرف سے اظہارِ عقیدت

از مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ موسی بنی مائینز بہار۔ بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

امسال جماعت احمدیہ موسی بنی مائینز نے بجائے ایک دن کے دو دن جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب کا انتظام کیا۔ کیونکہ عوام کی طرف سے بار بار یہ خواہش ظاہر کی گئی کہ جلسہ ایک دن کے لئے کافی نہیں ہے۔ چنانچہ اس خواہش کے پیش نظر ۳۰ و ۳۱ جولائی دو دن کے لئے جلسہ کا پروگرام مکمل کیا۔

پہلے دن کی کارروائی
مورخہ ۳۰ جولائی بوقت شام ۵ بجے

مسجد احمدیہ موسی بنی مائینز کے جنوبی حصہ کے ایک وسیع میدان میں زیر صدارت شری کے۔ ساہو چیف سروے پر۔ آئی۔ سی۔ سی موسی بنی مائینز شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ کلکتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کی پاکیزہ تعلیم کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ جو مسلسل ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور سامعین بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے چونکہ مولوی صاحب موصوف گاہے بگاہے ترنم کے ساتھ قرآن کریم کی آیات اور ساتھ ہی سنسکرت کے شلوک پڑھتے جاتے اور تشریح کرتے جاتے تھے اس لئے سامعین کے لئے یہ منظر بڑا عجیب اور تعجب خیز بنا رہا۔ آپ نے اپنی تقریر میں "کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی" اور "انا لننصر رسلنا" وغیرہ آیات کریمہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے مامور غالب رہے ہیں۔ اور اُن کی مخالف قوم مغلوب ہوتی چلی گئی ہے۔ اس موقع پر

فاضل مقرر نے بطور مثال بعض انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ آئے تو اُن کے مقابل پر نمرود اور اس کی بت پرست قوم نے آپ کا مقابلہ کیا مگر انجام کار حضرت ابراہیمؑ غالب آئے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو ان کے مقابل پر فرعون مصر نے اپنے لشکر سمیت ان کا مقابلہ کیا۔ مگر آخر کار حضرت موسیٰؑ غالب آئے اور ان کی قوم مغلوب ہوئی۔ حضرت کرشنؑ حضرت رامچندر حضرت بدھ وغیرہ دنیا میں تشریف لائے تو دشمن اور باغی لوگوں نے ان کا مقابلہ کیا مگر دنیا جانتی ہے کہ انجام کار حضرت کرشن۔ حضرت رامچندر حضرت بدھ اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ اور ان کی مخالف قوم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئی۔

مولوی صاحب موصوف نے دوران تقریر میں آنحضرتؐ کی ولادت یتیمی اور غربت کے زمانہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ آپؐ کی سیرت طیبہ اور اخلاق فاضلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر آپ نے آنحضرت صلعم کی صلہ رحمی اور مکہ والوں کی بیجا بیہودگیوں ظلم و تعدی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی ہجرت کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ باوجود یکہ در پئے مکہ والوں کی ایذا رسانیوں اور ظلم و ستم کے جب آپؐ مکہ میں خطرناک مخالفت کے بعد فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو مکہ والے دل ہی دل میں اس بات سے خائف تھے کہ آج ہمارے ظلم

و تعدی کا بدلہ ہم سے لیا جائے گا۔ مگر ہوا یہ کہ اس مجسم رحمت نے کہا جاؤ تم پر آج کوئی سرزنش نہیں۔ میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ غرضیکہ فاضل مقرر نے بتایا کہ اگر آج دنیا میں امن و شانتی قائم ہو سکتی ہے تو آپ ہی کے پاک نمونہ پر عمل پیرا ہو کر اور آپ کی تعلیمات کی اتباع میں۔

مکرم مولوی صاحب کی فاضلانہ تقریر کے بعد آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ جس میں سامعین کو انکی پیدائش کی غرض ذہن نشین کراتے ہوئے بتایا کہ انسان کی پیدائش کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی معرفت ہے۔ جو ہر زمانہ کے ماموریں اور مرسلین کے ذریعہ سے میسر آتی ہے۔

دوسرے دن کی کارروائی

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء بروز اتوار بوقت شام ۵ بجے زیر صدارت شری بیمل بہاری ریلیف آفیسر آئی۔ سی۔ سی موسی بنی مائینز شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل (باقی صفحہ پر)

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشویشناک علالت

اب حالت قابل اطمینان ہے

قادیان ۱۶ اگست۔ گذشتہ ہفتہ بروایت الفضل محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طبیعت اچانک تشویشناک طور پر خراب ہو گئی۔ چنانچہ مورخہ ۱۱/۸ بروز جمعرات ڈاکٹری ہدایت کے مطابق آپ کو امرتسر لال ہسپتال (زنانہ) لے جایا گیا۔ اور اگلے روز یعنی ۱۲ اگست کو نو بجے شب مردہ بچہ پیدا ہوا۔ کیس بہت زیادہ پیچیدہ اور تشویشناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور حالت خطرہ سے باہر ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق سیدہ موصوفہ کی حالت قابلِ اطمینان ہے۔ اور اب کسی فکر کی بات نہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جملہ ہر قسم کے امراض سے کامل طور پر شفایاب فرما کر خیر و عافیت سے دارالامان لائے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ناما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

قادیان ۱۵ اگست۔ آج نیر سویرے یوم آزادی کی تقریب میونسپل ہال قادیان میں حسب معمول منائی گئی۔ اور احباب جماعت نے کافی تعداد میں شمولیت کی۔ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان نے سوا آٹھ بجے کے قریب قومی جھنڈا لہرایا۔ مقامی پولیس اور این سی سی کے کیڈٹس نے جھنڈے کو سلامی دی۔ چونکہ اس وقت بارش شدید ہو رہی تھی۔ اسلئے اہالیان شہر باوجود شوق کے اشتیاق کے اس تقریب میں زیادہ تعداد میں شامل نہ ہو سکے۔ بوجہ بارش بقیہ کارروائی میونسپل ہال کے اندر زیر صدارت جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب سرانجام پائی۔ ابتداء میں چند بچوں نے قومی گیت اور دوسری نظمیں پڑھیں۔ ان بچوں میں عزیز منصور احمد بشیر مولوی محمد احمد صاحب عرف فقیر سائیں نے بھی آزادی کے متعلق ایک نظم پڑھی عزیز موصوف نے جس کی عمر صرف پانچ سال ہے بڑی خوش اسلوبی اور خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بچوں کے پروگرام کے بعد سیٹھ بانکے لال پریذیڈنٹ کانگرس کمیٹی قادیان نے تحریک آزادی کا تاریخی پس منظر واضح کرتے ہوئے مختصر تقریر کی۔ جس میں ان قومی لیڈروں کی خدمات کا ذکر کیا جو تحریک آزادی کے بانی تھے۔ اور اسی تعلق میں مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو خاص طور پر خراج تحسین ادا کیا۔ انہوں نے منڈل کانگرس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی قادیان انچارج صاحب چوکی پولیس قادیان۔ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کے تعاون کو خاص طور پر سراہا۔

سیٹھ بانکے لال صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان نے ملک کی آزادی سے پہلے اور بعد کی حالت کا موازنہ کرتے ہوئے تمام حاضرین کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر زیادہ زور دیا کہ جب تک ہم آزاد قوموں اور ملکوں کے لوگوں کے اخلاق اور اطوار اختیار نہ کریں گے باوجود آزادی مل جانے کے صحیح معنے میں ہم آزاد نہیں کہلا سکتے۔ بیشک آزادی کو حاصل کرنا بڑا کام ہے لیکن آزادی کو برقرار رکھنا اور آزادی میں رہتے ہوئے ملکی ترقی کرنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور یہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ہمارے اندر آزاد قوموں کے خواص پیدا ہوں مکرم مولوی صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موجودہ خطرناک بین الاقوامی حالات میں ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم پورے اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کریں انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہمارا شہر جو کسی وقت اتحاد و یکجہتی کے لئے ایک کامل نمونہ تھا اب وہ دھڑے بندی اور نااتفاقی اور باہمی چپقلش کا شکار ہو چکا ہے اور آئے دن تنازعات اور جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم پہلے اپنے شہر میں امن و اتحاد کا طریق اختیار کریں اور پھر ملکی اتحاد کو مضبوط بنائیں۔

مکرم مولوی صاحب کے بعد صدر جلسہ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر کی جس میں آپ نے پہلے مقررین کی تائید میں چند باتیں بیان فرمائیں اور خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اتحاد اور خلوص کے ساتھ باہمی زندگی بسر کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ تعمیری کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون سے رہ سکیں۔ جناب سردار صاحب نے

میونسپل کمیٹی کے تمام کارکنوں پبلک ورکروں اور سرکاری عہدیداران بالخصوص انچارج چوکی پولیس کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جن بچوں نے نظمیں پڑھی ہیں ان کو ایک ایک روپیہ پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔ یوم آزادی کی اس تقریب کی خوشی میں پانچ بجے بعد دوپہر میونسپل ہال میں ٹی پارٹی کا انتظام بھی کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت میں سے بھی آٹھ افراد شامل ہوئے۔ اسی طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ام مظفر احمد لاہور کے ہسپتال میں

مخلصین جماعت سے دعاؤں کی درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی لاہور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے قادیان میں موصول ایک برقی اطلاع اور پھر اخبار الفضل میں شائع شدہ آپ ہی کے نوٹ سے معلوم ہوا کہ سیدہ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مورخہ ۹ اگست کو خادمہ کے سہارے غسلخانہ سے آتے ہوئے گر گئیں جس سے آپ کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ موصوفہ پہلے ہی شدید طور پر علیل تھیں اس چوٹ سے تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے۔ اور سیدہ موصوفہ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اس سلسلہ میں حضرت میاں صاحب کا ایک مفصل نوٹ اخبار الفضل مجریہ ۱۴ اگست میں بعنوان بالا شائع ہوا ہے۔ جو احباب جماعت کی اطلاع اور خصوصی دعا کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے (ادارہ)

ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت ہم ام مظفر احمد کو لاہور لے آئے ہیں اور میو ہسپتال کے حصہ البرٹ وکٹر کے کمرہ ۱ میں داخل کرا دیا ہے۔ یہاں پہونچتے ہی میو ہسپتال کے مشہور سرجن ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے ان کا معائنہ کیا اور معائنہ کے بعد تازہ ایکسرے لیا گیا۔ ... اس ایکسرے کے نتیجہ کی فی الجملہ تصدیق کی ہے جو ربوہ میں لیا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ دائیں ٹانگ کی ہڈی کے بالائی حصہ میں جو ڈاکٹری اصطلاح میں نک آف فیمر (Neck of Femur) کہلاتا ہے فریکچر ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے فی الحال ام مظفر احمد کی یہ ٹانگ عارضی طور پر ایک لوہے کے فریم میں باندھ دی ہے اور پاؤں کو بھی اوپر اٹھا کر فریم میں لٹکا دیا ہے تاکہ اس ٹانگ میں مزید ورم نہ پڑے اور حرکت بھی نہ ہو۔ ڈاکٹر امیر الدین صاحب کا خیال ہے کہ دو تین دن کے مشاہدہ اور معائنہ کے بعد اصل علاج کیا جائے گا۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ درد کی شدت یہ شبہ پیدا کرتی ہے کہ شائد کسی اور جگہ بھی چوٹ کا اثر ہوا ہو جس کا پتہ لینا ضروری ہے۔

بے چینی بدستور ہے گھبراہٹ کے بڑھ جانے سے ان کے انقباض کی طاقت کم ہو گئی ہے۔ گذشتہ رات کا اکثر حصہ بے خوابی میں گذرا اور منہ پر کچھ ورم بھی ہے اور اجابت ابھی تک نہیں ہوئی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ام مظفر احمد قریباً ۵ سال سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا رہ کر بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ اور اکثر وقت درد اور بے چینی میں گذرتا رہتا ہے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ انکی سابقہ بیماریوں میں ریڑھ کی ہڈی کے ایک منکے کا اپنی جگہ سے سرک جانا (Displaced Disc) اور پتہ میں پتھری اور اعصابی درد اور بلڈ پریشر اور رعشہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس پر موجودہ خطرناک حادثہ نے بہت اضافہ کر دیا ہے اور وہ کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ اور بہت فکرمند اور پریشان رہتی ہیں۔ اور ان کی اس حالت کا لازماً مجھ پر بھی اثر پڑتا ہے اور میں اپنی انتہائی خواہش کے باوجود اس رنگ میں دینی خدمت نہیں کر سکتا جس کی میرے دل میں تڑپ ہے۔ زائد از ضعف صدری کا قریب ترین رفاقت کوئی معمولی چیز نہیں ہوتی اور ایک کی حالت کا دوسرے پر اثر پڑنا لازمی امر ہے۔ اور میں تو ویسے بھی اب ضعیف اور کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہوں۔

پس مخلصین جماعت اور صحابہ کرام (جو افسوس ہے کہ اب دن بدن کم ہوتے جاتے ہیں) سے درخواست ہے کہ ام مظفر احمد کے لئے خاص توجہ اور درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو شفا دے اور میری پریشانی کو دور فرمائے آمین یا ارحم الراحمین

میری اولاد خدا کے فضل سے الدین کی خدمتگزار اور فرمانبردار ہے اور سلسلہ سے اخلاص رکھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ہماری زندگی میں بھی اور ہمارے بعد بھی۔ اور انہیں ہمیشہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے در کا غلام رکھے۔ کیونکہ یہ ہمارے آسمانی آقا:۔

"وہ تیرے ہی ہیں ہماری عمر تا چیز"

نوٹ:۔ اس خط کے لکھنے کے بعد اجابت ہو گئی ہے اور تکلیف میں کچھ افاقہ ہے گو ضعف اب بھی بہت ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

از لاہور ۱۲ اگست ۱۹۵۶ء

نتیجہ امتحان مولوی فاضل کلاس جامعہ احمدیہ قادیان

پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ماہ جون سنہ ۵۶ء میں منعقد ہونے والے امتحان مولوی فاضل میں ہمارے جامعہ احمدیہ کے دو طالب علم شریک ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے دونوں ہی اعلےٰ نمبروں پر کامیاب ہو گئے۔ ہر دو نے بتفصیل ذیل نمبر حاصل کئے:۔

(۱) ولی الدین صاحب حیدر آبادی ۴۴۰

(۲) کریم الدین صاحب " " ۳۶۴

اللہ تعالےٰ دونوں عزیزان کی اس کامیابی کو ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر رنگ میں موجب برکت بنائے۔ آمین۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خطبہ جمعہ

تمہارے اعمال سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ تم نے واقعی اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات دیکھے ہیں

دنیا کے سب تعلقات عارضی اور بے حقیقت ہیں اصل تعلق وہی ہے جو انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے

اپنی نسلوں کیلئے ایسا بیج مت بوؤ جسکی وجہ سے وہ خدائی انعامات سے محروم رہ جائیں!

جماعت میں انتشار پیدا کرنے والے لوگوں سے ہمیشہ ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۴ء بمقام ناصرآباد سندھ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ علاقہ سندھ کا ہے کسی زمانہ میں تو پنجابیوں کے لئے اس کا خیال کرنا بھی عجیب بات تھی۔ کیونکہ گذشتہ زمانہ میں جب

سفر میں کئی قسم کی مشکلات

ہوتی تھیں پچاس یا ساٹھ یا سو میل پر جانا بھی ایسا ہی تھا جیسے کوئی مرنے لگا ہے مگر اب یہ علاقہ باوجود اس کے کہ پانچ سو میل پر بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے سندھ میں اب پنجابی بس رہے ہیں بلکہ سال دو سال میں واپس جا کر وہ اپنے رشتہ داروں سے مل بھی لیتے ہیں یا ان کے رشتہ دار ان سے ملنے کے لئے یہاں آ جاتے ہیں اور زیادہ تر طبقہ ایسا ہی ہے۔ جس کے گزارہ کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی حالت کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے یہاں آ گئے وہاں ان کی حالتیں ایسی گری ہوئی نہیں تھیں لیکن سو میں سے اتنی فیصد اس لئے آئے ہیں کہ ان کے گزارہ کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی یا اس لئے کہ پارٹیشن کے موقع پر ان کو بے دست و پا بنا دیا گیا اور جہاں جہاں ان کے سینگ سمائے چلے گئے کوئی اپنے وطن سے سو میل دور چلا گیا کوئی دو سو میل دور چلا گیا اور کوئی چار سو میل دور چلا گیا اور کوئی پانچ سو میل دور چلا گیا۔ بہر حال وہ پہلے صاحب حیثیت تھے یا اچھے زمیندار اور کماتے ہوتے تھے۔ مگر اس وقت وہ بے دست و پا بنا دیئے گئے۔ بہر حال

دو قسم کے لوگ تھے

جنہوں نے سندھ میں پناہ لی۔ ایک تو وہ جو نسلی طور پر غریب تھے اور ان کے گزارے کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی۔ دوسرے وہ جو پارٹیشن کے موقع پر غریب بنا دیئے گئے یعنی ان کے مکان لوٹ لئے گئے ان کی جائدادیں چھین لی گئیں۔ ان کے مال چھین لئے گئے۔ ان کی فصلیں چھین لی گئیں۔ ان کے روپے چھین لئے گئے اور وہ ایسے ہی ہو گئے جیسے

نسلی غریب

ہوتے ہیں ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے پنجاب میں پناہ دے دی اور بعض کو سندھ میں پناہ دے دی۔ اگر وہ پنجاب اور سندھ میں پناہ نہ لیتے۔ تو ان کی حالت ایسی ہی ہوتی جیسے حیدرآباد اور کراچی میں ہزاروں مہاجرین کی ہے کہ وہ کھلے میدان میں جھونپڑیوں میں پڑے ہیں نہ دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سامان ہے اور نہ بارش سے بچنے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ ہے۔ بارش آ جائے تو کمر کمر تک ان کی جھونپڑیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اور بھوک لگے تو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔

ہر انسان جو ایسے حالات میں سے گزرتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے اخلاق پہلے سے اچھے ہو جائیں اور وہ سمجھ لے کہ یہ دنیا فانی ہے کتنا ہی انسان اچھا کھانے پینے والا ہو بعض دفعہ ایسے حادثات اس پر گذرتے ہیں جو اسے بالکل بے دست و پا بنا دیتے ہیں مگر باوجود اس کے کہ آدم سے لے کر اب تک ہزاروں دفعہ ایسے حالات پیدا ہوئے۔ پھر بھی لوگ ان واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ جب مصیبت آتی ہے اس وقت تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اب ہم ایسی توبہ کریں گے کہ کبھی بھول کر بھی دنیا کی محبت میں مبتلا نہیں ہوں گے مگر جب وقت گزر جاتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ پھر ان کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کے حالات خواہ کچھ بھی ہوں ہماری جماعت کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے

کیونکہ ہم نے خدا تعالیٰ کی ایک نئی آواز سنی ہے ہم نے اس کے ایک نئے مصلح کے ہاتھ پر اپنے ایمانوں کی تجدید کی ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے زندہ معجزات دیکھے ہیں۔ ہم نے اس کے تازہ بتازہ نشانات دیکھے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں پھر بھی ایسی سستی اور غفلت پائی جاتی ہے کہ اس کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔

چند سال کی بات ہے

میں یہاں آیا تو مجھے پتہ لگا کہ اس علاقہ میں چار آدمی ایسے ہیں جو ایک ٹھگ کی خفیہ جماعت میں شامل ہیں۔ اور اس کو اپنا پیر سمجھتے ہیں۔ مجھے اس کا پتہ تھا کیونکہ میں اسے قادیان سے دو دفعہ نکال چکا تھا۔ اور ایک دفعہ تو ایسے الزامات میں میں نے اسے نکالا تھا کہ سن کر بھی گھن آتی ہے اس کی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ آپ جب مجلس میں کسی کے پاس بیٹھے گا تو کہے گا مجھے خواب آئی ہے کہ آپ کو کوئی بڑا درجہ ملنے والا ہے۔ اب اگر آپ کا تقویٰ اچھا ہے۔ تو آپ فوراً کہیں گے کہ میاں درجہ دینے والا تو خدا ہے اگر اس نے مجھے کوئی درجہ دینا ہے۔ تو وہ مجھے کیوں نہیں بتاتا۔ آپ کو اس نے کیوں بتا دیا کہ مجھے درجہ ملنے والا ہے۔ مجھے بعض احمدیوں کے خطوط ملتے رہتے ہیں جن کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مرزا صاحب ہمیں خواب میں ملتے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کے متعلق کہا ہے کہ آپ ہمارے سچے خلیفہ اور قائمقام ہیں اور ہمیں ہدایت کی ہے کہ آپ ان کے پاس جائیں اور انہیں کہیں کہ وہ آپ کو پانچ ہزار روپیہ دے دیں۔ میں ہمیشہ ان کو

یہ جواب دیا کرتا ہوں

کہ وجہ کیا ہے کہ وہ مجھے آ کر آپ کے متعلق یہ ہدایت نہیں دیتے اور آپ کو کہہ دیتے ہیں کہ جا کر پانچ ہزار روپیہ لے لو۔ اگر وہ مجھے آ کر کہیں تو پانچ ہزار کیا میں دس ہزار دینے کے لئے تیار ہوں مگر انہوں نے آپ کا انتخاب کس بناء پر کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ مجھے آ کر کہتے آپ کو کہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح جس کے اندر سچا تقویٰ پایا جاتا ہے۔ وہ تو یہ جواب دے دیتا ہے کہ اگر خدا نے مجھے منیجر بنانا تھا یا میری تجارت کو کامیاب کرنا تھا۔ تو مجھے کیوں نہ کہا۔ آپ کو یہ خبر کیوں دی۔ لیکن لالچی آدمی اتنی سی بات پر خوش ہو جاتا ہے اور اسے بزرگ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اس نے ہمارے کئی افسروں کو اس طرح کی خبریں دینی شروع کر دیں کہ فلاں پر عذاب آ جائے گا اور تم اس کی جگہ افسر مقرر کر دیئے جاؤ گے۔ میں ان دنوں یہاں آیا ہوا تھا۔ اور ایک دن اتفاقیہ کسی کام کے لئے باہر نکلا تو میری نظر اس پر پڑ گئی۔ اس نے مجھے دیکھا تو دوڑ کر ایک مکان کے پیچھے چھپ جانا چاہا میں نے اسے فوراً پہچان لیا اور میں نے پوچھا کہ کیا

یہ فلاں شخص ہے

انہوں نے کہا نہیں یہ فلاں ہے (اس نے اپنا نام بدل دیا تھا) میں نے کہا یہ کوئی نام رکھ لے جیسے کہ شاعر نے کہا ہے کہ وہ جامہ اگر کسی شکل میں بھی سامنے آ جائے میں اسے پہچان لیتا ہوں۔ اسی طرح میں پہچانتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہے جسے میں نے قادیان سے نکالا تھا۔ غرض یہ یہاں کس طرح آ گیا۔ ان پر لوگوں نے بتایا کہ اس نے [illegible] طرح ہمیں اپنی [illegible] میں نے کہا لو تم [illegible] چھوڑ گئے اور تمہارا ایمان خراب ہو گیا۔ اگر تمہارے اندر ایمان ہوتا تو تم سمجھتے کہ بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو

اللہ تعالیٰ اپنی جماعت قائم کرے

اور اس کا ایک خلیفہ بنائے اور اس کے احکام کی تعمیل کو ضروری قرار دے اور

دوسری طرف اسی قسم کے آدمی پیدا کرتے اور انہیں کہتے کہ تم لوگوں سے کہتے پھرو کہ فلاں پر عذاب آ جائے گا اور فلاں کو انعام مل جائے گا۔ میں نے کہا کہ خبردار جو آئندہ یہ شخص میرے اسٹیشنوں میں آیا۔ اس پر لوگوں نے بتایا کہ آپ کے تو بعض کارکن بھی اس کے ساتھ شامل ہیں اور بڑے اخلاص سے وہ اس کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور انہوں نے پانچ آدمیوں کے مجھے نام بتلائے ہیں

ناصر آباد واپس آیا

تو میں نے ان پانچوں کو بلوایا۔ ان میں وہ مخبر بھی تھا جس نے مجھے اطلاع دی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے یہ کیسی پارٹی بنائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہماری پارٹی کوئی نہیں یہ ایک بزرگ ہیں۔ جن سے ہم اپنے لئے دعائیں کراتے ہیں۔ اور ہم ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی مجلس میں بیٹھا کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگر تم غیر مبائع ہوتے تو اور بات تھی لیکن تم یہ تو سوچو کہ ایک طرف تو اس بات کے قائل ہو کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں خلافت کو قائم کیا ہوا ہے اور دوسری طرف تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقابلہ میں ایک اور شخص کو لا کر کھڑا کر دیا ہے کہنے لگے تو یہ تو بہ وہ خلافت کے مقابل میں کہاں کھڑے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا منہ سے کہنا اور بات ہے

تمہیں یہ سوچنا چاہیئے

کہ آخر ان باتوں کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اور وجہ کیا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ ایک نیا نظام جاری کرتا ہے اور یہ لوگوں سے کہتا ہے کہ جب تک تم ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے رہو گے اور اپنے اندر افتراق اور انشقاق پیدا نہیں کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تم میں خلافت کو جاری رکھے گا۔ اور دوسری طرف وہ ایسے لوگوں کو کھڑا کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ کسی سے وعدہ کرو کہ تیرا بیٹا امیر کبیر ہو جائے گا کسی سے کہو تو مجسٹریٹ بن جائے گا کسی سے کہو کہ تو ... بن جائے گا۔ میں نے کہا جس دن وہ کسی سے کہتے ہیں کہ تو مجسٹریٹ ہو جائے گا اسی دن وہ پہلے مجسٹریٹ کا دشمن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب یہ نکلے تو میں اس کی جگہ سنبھالوں جس دن وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص جنرل منیجر ہو جائے گا اسی دن وہ جنرل منیجر کا دشمن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب وہ نکلے تو میں اس کی جگہ سنبھالوں جس دن وہ کسی سے کہتا ہے کہ وہ ہیڈ کلرک ہو جائے گا۔ اس دن وہ پہلے ہیڈ کلرک کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اب یہ مرے یا کسی حادثہ میں

آکر نکل جائے تاکہ میں اس کی جگہ سنبھالوں غرض ایک طرف تو وہ کہتا ہے کہ ساری جماعت کو

ایک ہاتھ پر جمع کرو

اور دوسری طرف کہتا ہے کہ جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتا ہے یا خدا تعالیٰ خود اپنے نظام کو تباہ کرنے کے لئے ایسے لوگوں کو کھڑا کر سکتا ہے۔ کہنے لگے ہم یہ نہیں جانتے ہمیں کہ وہ بڑے نیک آدمی ہیں۔ میں نے کہا تمہیں وہ نیک نظر آتے ہیں۔ اور تم سمجھتے ہو کہ خدا ان سے کام لے رہا ہے۔ لیکن میرے نزدیک تو خدا اس سے ایسا ہی کام لے رہا ہے جیسا کہ اس نے ابو جہل وغیرہ سے لیا۔ آخر میں میں نے ان سے صاف کہہ دیا کہ تم یا تو ... یہ نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے ساتھ بھی رہو۔ اور اس کے ساتھ بھی رہو۔ انہوں نے مخبر صاحب کے متعلق بتایا کہ

پیر بھی در حقیقت ہمارے ساتھ ہی ہیں

وہ کہنے لگے نہیں پہلے میں ان کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ مگر اب نہیں ہوں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے اور مخبر صاحب نے مجھے اطلاع دی کہ جاتے ہی وہ پھر اس شخص کے پاس گئے۔ اور بہت روئے اور چیخے اور چلائے کہ اب ہمیں جدا کیا جا رہا ہے اور پھر انہوں نے اسے چائے پلائی اور اس کا جھوٹا تبرک کے طور پر پیا کہ خبر نہیں یہ معیبت ہم پر کب تک وارد رہے گی۔ اس کے بعد اس مخبر نے رپورٹ بھیجی اور ساتھ ہی اس شخص کا ایک خط بھجوایا۔ اور لکھا کہ یہ فلاں افسر کے نام اس نے لکھا تھا جو میں آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ اس میں سندھ کے ایک احمدی کے متعلق ہی لکھا تھا کہ میں نے اس کے بیٹے کے متعلق فلاں احمدی کو اپنا ایک خواب سنایا تھا اور بتایا تھا کہ وہ بادشاہ ہو جائے گا۔ مگر اب

مجھے معلوم ہوا ہے

کہ وہ لڑکا مر گیا ہے۔ آپ اس لڑکے کی موت کی خبر اس احمدی کو سنائیں ورنہ اس کا ایمان کمزور ہو جائے گا۔ گویا پہلے تو اس نے لوگوں کو دھوکہ بھی سکھایا تاکہ ان کے ایمان میں کوئی لغزش پیدا نہ ہو۔ آخر ہم نے اس سارے کو بدل دیا۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ یہ لوگ اب بھی آپس میں ملتے ہیں۔ اور جو مخبر تھا اس کا نام بھی اس نے لکھا کہ وہ

بھی انہی میں شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دماغ خراب ہو چکے ہیں۔ اور بالکل وہ منافق اور بے ایمان ہیں کہ ایک طرف تو وہ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ مخفی طور پر ان لوگوں کے پاس آتے جاتے ہیں۔ جو

جماعت میں فتنہ پیدا کرنیوالے ہیں

حالانکہ مومن خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں اپنے تعلقات کی کبھی پرواہ نہیں کرتا اور وہ فوراً فتنہ انگیزی کرنے والے کے خلاف شور مچا دیتا ہے۔

جب بدر کی جنگ ہوئی

اس وقت تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی۔ اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ایک دن گھر میں بیٹھے باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ حضرت ابو بکرؓ کا لڑکا کہنے لگا۔ ابا جان بدر کی جنگ میں میں ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بیٹھا ہوا تھا کہ آپ میرے پاس سے گذرے۔ اس وقت میں نے حملہ کر دوں مگر میں نے فوراً آپ کو پہچان لیا اور اپنی تلوار نیچی کر لی حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا نے تجھے اسلام نصیب کرنا تھا۔ اس لئے تو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو میں نے کبھی اپنی تلوار نیچی نہیں کرنی تھی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کفر اور ایمان میں امتیاز یہی ہے کہ ایمان یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی شخص میرا دوست ہے یا میرا رشتہ دار ہے بلکہ وہ فوراً اسے ننگا کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور کفر ان باتوں کو چھپانے کی طرف راغب ہوتا ہے کیونکہ کفر کا خدا کوئی نہیں اور مومن کا خدا ہے۔ کافر سمجھتا ہے کہ ان لوگوں کے تعلقات مقدم ہیں اور مومن سمجھتا ہے کہ

اصل تعلق وہی ہے

جو انسان کا خدا سے ہے باقی سب تعلقات عارضی ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کی جا سکتی پس جو لوگ یہاں رہتے ہیں ان میں سے بھی ایک حصہ مجرم ہے کہ اس نے ان باتوں کو چھپایا۔ میں یہ کبھی مان نہیں سکتا کہ اس واقعہ کا ساری جماعت میں سے صرف ایک شخص کو پتہ تھا یقیناً اور لوگوں کو بھی علم ہو گا مگر انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی کی اور سمجھا کہ ان لوگوں سے ہمارے صاحب سلامت ہے۔ ان سے ہمیں بعض دنیوی فوائد بھی پہونچ رہے ہیں پھر ہم کیوں بگاڑ پیدا کریں۔ صرف ایک آدمی کو خدا نے

جرأت دے دی اور اس نے مجھے رپورٹ بھجوائی۔ اور جب میں نے تحقیق کی۔ تو پانچ اور گواہ بھی مل گئے جہاں تک مخالفت کا سوال ہے اس لحاظ سے چار کیا۔ چار ہزار کیا۔ چار لاکھ کیا۔ بلکہ اگر یہ چار کروڑ بھی ہوں تب بھی یہ کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ یہ سلسلہ تباہ کیا جائے۔ ابھی دنیا میں

اس سلسلہ کے ذریعہ اسلام نے پھیلنا ہے

جب یہ سلسلہ اسلام کو دنیا میں قائم کر دے گا تو اس وقت لوگ گھمنڈ میں آ کر بے ایمان ہو جائیں تو اور بات ہے۔ بیشک اب بھی بعض لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ آتا ہے تو وہ گھمنڈ کرنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن یہ گھمنڈ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچہ اپنے کھلونے پر گھمنڈ کرنے لگتا ہے۔ انسان کا اصل گھمنڈ اس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ جب وہ بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ اور باقی لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ پس ہمارے بعض افراد میں اگر اب بھی گھمنڈ پایا جاتا ہے تو وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے بچہ کو کھلونا مل جائے تو وہ گھمنڈ کرنے لگ جاتا ہے اصل گھمنڈ اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب قوم پھیل جاتی ہے۔ کثرت سے اس کے پاس مال آ جاتا ہے۔ کثرت سے اس کے پاس عہدے آ جاتے ہیں۔ اور افراد پر اسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے تب فرعون مزاج لوگ اپنے گھمنڈ میں لوگوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں تو خدا اپنے فرشتوں کو ان کے مٹانے کا حکم دے دیتا ہے مگر ابھی ہماری جماعت پر وہ وقت نہیں آیا۔

ابھی ہم نے ترقی کرنی ہے

اس سلسلہ کو مٹانے کی بہتوں نے کوشش کی۔ اور ابھی کچھ اور مکر کرنے والے پیدا ہوں گے مگر وہ سارے کے سارے تباہ ہو جائیں گے۔ اور اس سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی عزت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گے جس طرح پہاڑ پر چڑھتے وقت پہلے چھوٹی پہاڑیاں آتی ہیں پھر اس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ پھر اس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح خدا ہر مخالفت کے بعد اس سلسلہ کو ترقی دیتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے گا جب خدا اپنے وعدوں کے مطابق اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا۔

اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ جماعت کے لوگوں میں بگاڑ پیدا ہو جائے وہ تکبر میں مبتلا ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ان کو سزا دینے کے لئے ان سے اپنی برکات چھین لے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت تک قیامت ہی آ جائے قیامت کے متعلق ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ کتنے عرصہ میں آنے والی ہے آیا پانچ سو سال کے بعد آئے گی یا ہزار سال کے بعد آئے گی۔ الٰہی کلام تمثیلی الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس لئے قطعیت کے ساتھ کسی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال تمثیلی زبان میں جو پیشگوئیاں کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سات ہزار سال کے بعد دنیا پر قیامت کا آنا مقدر ہے۔ پس یا تو اس مقام پر پہنچ کر جب احمدیت اپنی تمام اندرونی طاقتیں دنیا میں نمایاں کر دے گی اور اپنی تمام قابلیتیں دنیا میں نمایاں کر دے گی۔ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہونے پر قیامت آ جائے گی۔ اور یا پھر اللہ تعالیٰ اس وقت اسلام کی ترقی کے لئے کوئی اور راستہ تجویز کرے گا۔ بہر حال جس طرح بیج زمین میں ڈالا جاتا ہے۔ تو اس کے لئے

ضروری ہوتا ہے

کہ فصل اُگے اور بیج اپنی تمام مخفی طاقتیں ظاہر کرے۔ اسی طرح روحانی جماعتیں جب اپنی تمام پوشیدہ طاقتیں ظاہر کر دیتی ہیں اور اپنے تمام حسن کو نمایاں کر دیتی ہیں تو اس کے بعد ان پر زوال آیا کرتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ یہی پہلے ہوا اور یہی آئندہ ہوگا۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے مذاہب زوال آنے پر بالکل کٹ گئے اور نئے مذاہب دنیا میں جاری کئے گئے۔ لیکن احمدیت کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اسلام کا ہی دوسرا نام ہے اور اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اس لئے احمدی اگر کسی وقت گر جائیں گے تو اسلام پھر بھی قائم رہے گا اور کسی اور شکل میں دنیا میں ظاہر ہو جائے گا اور یہ سلسلہ اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ پس یہ لوگ تو اپنی جگہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ مگر یہ [illegible] کہلاتے ہوئے مداہنت کرتے ہیں افسوس تو ان پر ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ غیرت کا مظاہرہ کرتے انہوں نے اپنے تعلقات کو سلسلہ کے مفاد پر مقدم سمجھا اور ان لوگوں کے ظاہر کرنے میں اخفاء سے کام لیا پس میں

دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں

کہ انہیں پارٹیشن کے بعد اس علاقہ میں جو آرام ملا ہے اس سے وہ مغرور نہ ہو جائیں بلکہ ان پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا کریں۔ ورنہ خدا کے فرشتے ان کی گردن پکڑ لیں گے آپ لوگوں کو کیا معلوم کہ آپ کی اولاد وں میں سے کس نے دینوی لحاظ سے ترقی کرنی ہے۔ کس نے بڑا عالم بننا ہے کس نے بڑا صوفی اور بزرگ بننا ہے۔ یہ انعامات ہیں جو بہر حال آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں۔ پس اپنی نسلوں کے لئے ایسا بیج مت بوئیں جس کے نتیجہ میں وہ خدائی انعامات سے حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ تم مت سمجھو کہ تمہارے کاموں کا تمہاری اولادوں پر اثر نہیں پڑے گا۔ بسا اوقات ماں باپ سے نادانستہ طور پر ایک فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور صدیوں تک ان کی نسلوں کو اس کی سزا برداشت کرنی پڑتی ہے۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فتح مکہ کے بعد

جب غزوہ حنین میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دے دی تو اموال غنیمت آپ نے مکہ والوں میں تقسیم فرما دیئے مدینہ والوں کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر کسی انصاری نوجوان کی زبان سے بے احتیاطی میں یہ الفاظ نکل گئے کہ خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا اے مدینہ کے لوگو مجھے تمہارے متعلق ایسی روایت پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی بیوقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے ہم نے نہیں کہی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات کہی گئی سو کہی گئی پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے مکہ میں پیدا کیا مگر مکہ والوں نے اپنی بیوقوفی سے خدا کے کلام کو رد کر دیا۔ اور آپ کو قبول نہ کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت مدینہ والوں کو دے دی۔ پھر خدا نے اپنے فضل سے نہ کہ مسلمانوں کے کسی زور اور طاقت کے نتیجہ میں ایسے سامان پیدا کئے کہ مکہ فتح ہو گیا جب مکہ فتح ہوا تو مکہ والوں نے سمجھا کہ اب ہماری گمشدہ متاع ہمیں واپس مل جائے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطن میں واپس آ جائیں گے۔ مگر

خدا نے یہی فیصلہ کیا

کہ مکہ والے اُونٹ ہانک کر اپنے گھروں میں لے جائیں اور مدینہ والے خدا کے رسولؐ کو اپنے گھر لے جائیں۔ لیکن اے انصار اگر تم چاہو تو تم یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ کے لئے مدینہ میں بھی لڑے اور مدینہ سے باہر بھی لڑے ہم نے اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیویوں کو بیوہ بنایا ہم نے اپنے خاندانوں کو برباد کیا اور اپنا مال اور اپنی طاقت آپ کے لئے قربان کر دی مگر جب فتح حاصل ہوئی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دیدیئے اور ہمیں کچھ نہ دیا۔ انصار نے روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ ہم مانتے ہیں کہ یہ ہماری غلطی ہے۔ ہم میں سے کسی بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہہ دی ہے ورنہ ہم اس سے بیزار ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے کسی نے یہ بات کہی ہے مگر اے انصار! اب اس قول کی وجہ سے اس دنیا میں تم کو کچھ نہیں ملے گی۔ تم اگلے جہان میں حوض کوثر پر ہی آ کر ان برکتوں کو لینا۔ چنانچہ دیکھ لو چودہ سو سال گزر گئے مگر ان چودہ سو سال میں کوئی انصاری بادشاہ نہیں ہوا۔

عربوں کو بادشاہت ملی

مکہ والوں کو بادشاہت ملی اور وہ چار پانچ سو سال تک حکومت کرتے رہے پٹھانوں کو بادشاہت ملی۔ ایرانیوں کو بادشاہت ملی۔ مغربیوں کو بادشاہت ملی۔ مغل آئے۔ انہوں نے بغداد فتح کیا اور اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا مگر پھر ان کو بھی تو نصیب ہوئی اور انہوں نے لمبے عرصہ تک حکومت کی۔ غرض ہر قوم کو اس چودہ سو سال کے عرصہ میں حکومت ملی۔ اگر نہیں ملی تو ان کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں بھی لڑے اور بائیں بھی لڑے اور آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے اور جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ! دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے اس لئے کہ ان کے باپ دادا میں سے کسی نے یہ بات کہی اور خدا نے ان کی ساری اولاد کو ہمیشہ کے لئے

حکومت سے محروم کر دیا

پس مت سمجھو کہ تمہاری ان غفلتوں کے نتیجہ میں تم آئندہ آنے والے انعامات سے محروم نہیں ہو گے۔ اگر تم غفلت سے کام لو گے اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھو گے تو تم اور تمہاری اولادیں ان انعامات کو حاصل نہیں کر سکیں گی۔ جو اسلام اور احمدیت کی خدمت میں اس نے رکھی ہیں پس اپنے چھوٹے چھوٹے تعلقات کے لئے اپنا اور اپنی اولادوں کا مستقبل تباہ نہ کرو کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

(الفضل ۲۴؍۷-۱)

میں بھی چھیڑوں داستانِ قادیاں

(از کیپٹن ملک خادم حسین صاحب پنشنر مرالہ)

میں بھی چھیڑوں داستانِ قادیاں
یا الٰہی دے زبانِ قادیاں

میری آنکھوں سے کوئی دیکھے اسے
سرزمین و آسمانِ قادیاں

سنکھ ہو ناقوس یا بانگِ جرس
سب سے بہتر ہے اذانِ قادیاں

کھنچ گیا نقشۂ "ذبحِ عظیم"
اللہ اللہ! امتحانِ قادیاں

دے شفا تجھ کو خداوندِ کریم
میرے آقا! پاسبانِ قادیاں

اے خدا! اے قادرِ مشکل کشا
مجھ کو لے چل درمیانِ قادیاں

آرزو ہے یہ جبینِ شوق کی
ہم بھی دیکھیں آستانِ قادیاں

پاسباں ہے پرچمِ توحید کا
یہ منارہ! یہ نشانِ قادیاں

دھیرے دھیرے منزلِ مقصود کو
بڑھ رہا ہے کاروانِ قادیاں

یاد پھر آنے لگی بزمِ حبیبؐ
دیکھ کر یہ عاشقانِ قادیاں

تو انہیں چشمِ حقارت سے نہ دیکھ
ان سے وابستہ ہے شانِ قادیاں

گردشیں ان کو مٹا سکتی نہیں
زندہ ہیں یہ کشتگانِ قادیاں

نسخۂ وصلِ خدا کیا چیز ہے؟!
جانتے ہیں رازدارانِ قادیاں

صورتِ حرفِ غلط وہ مٹ گئے
اب کہاں ہیں؟! دشمنانِ قادیاں

یہ دعا ہے خادمِ مہجور کی
خوش رہیں سب ساکنانِ قادیاں

موسیٰ بنی مائینز میں سیرت پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ

(بقیہ صفحہ اول)

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے امام نے اس قسم کے جلسہ کی بنیاد رکھ کر دنیا میں امن وامان قائم کرنے کے لئے ایک سنہری راستہ کھولا ہے اور ہر سال جماعت احمدیہ کے افراد جہاں کہیں بھی ہو سکے ایسے جلسے کا اہتمام کر کے دنیا کو حقیقی امن کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد سردار گوربخش سنگھ صاحب نے بابا گورو نانک صاحب کی زندگی اور تعلیم کے عنوان پر پندرہ منٹ میں مختصر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے گورو جی کے حج کرنے کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ گورو جی کی تعلیم یہی تھی کہ سب مذاہب کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

آپ کی تقریر کے بعد شری ڈی جا پد معروف نے کی۔ یہ صاحب موسیٰ بنی مائینز ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ آپ نے شری کرشن جی مہاراج کی زندگی اور تعلیم پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اوتاروں میں سے شری کرشن جی مہاراج بھی ایک اوتار تھے۔ جنہوں نے آکر دنیا کو پاپ سے رہائی دلائی۔ اور دہشت و پاپی لوگوں کا ناش کیا۔

ماسٹر صاحب کے بعد پی۔ سی باسکے جو موسیٰ بنی عیسائی مشن چرچ کے پادری ہیں مختصر تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی اور تعلیم۔ مگر ... پادری صاحب بجائے تقریر کرنے کے دس منٹ تک صرف بائیبل کھول کر پڑھتے رہے اور ان کی تقریر کا وقت اسی طرح ختم ہو گیا۔

پادری صاحب کے بعد خاکسار کی تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور تعلیم پر ہوئی۔ جس میں خاکسار نے بتایا کہ آنحضرت جس زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اُس زمانہ کی حالت کا نقشہ مولا تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں بڑی ہی خوبی سے کھینچا ہے اور قرآن کریم میں اُسے ظھر الفساد فی البر والبحر کے جامع الفاظ میں بیان کیا ہے۔ عرب کی سرزمین پر بداخلاقی و عبث چھائی ہوئی تھی۔ قمری حساب سے ۳۶۰ دن کے لئے ایک علیحدہ بت تھا گویا ۳۶۰ بت خانہ کعبہ کے اندر پوجا کرنے کی غرض سے رکھے ہوئے تھے۔ مگر آنحضرت صلعم نے ان بت پرستوں۔ لٹیروں اور جنگجوؤں اور بدمعاش بدکرداروں سے چرواہوں نیز ان بادیہ نشینوں کی زندگی میں ایسا تغیر پیدا کیا اور آپ کی قوت قدسی نے وہ کام کیا کہ سینکڑوں برسوں کے مردوں کی روحوں میں زندگی کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ اور وہ حقیقی معنوں میں نہ صرف انسان اور با اخلاق انسان بلکہ باخدا انسان بن گئے۔ حتی کہ قیصر و کسریٰ کی منظم حکومتیں ان کے سامنے پاش پاش ہو گئیں۔ اس موقعہ پر خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض اخلاق فاضلہ کے ذکر پر اپنی تقریر ختم کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر شروع ہوئی جس کا عنوان تھا۔ "دیگر مذاہب کے متعلق اسلام کا نظریہ" آپ نے آیت کریمہ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً .. الآیہ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نبی ہر قوم اور ہر ملک میں گزرے ہیں اور دنیا میں آکر انہوں نے سچائی کی تعلیم دی اور خدا کی توحید پیش کی۔ مگر یہ اندھی دنیا ان کی مخالفت کرتی رہی لیکن انجام کار خدا کے نبی غالب آئے اور یہ دنیا دار لوگ ایک دفعہ نہیں سینکڑوں دفعہ مغلوب اور ذلیل ہوتے رہے آپ نے بتایا کہ نبیوں کی اصولی تعلیم میں کوئی تضاد نہیں البتہ ان کی بعثت پر ایک مدت گزر جانے کے بعد لوگ ہی ان کی تعلیم میں بگاڑ کی راہ نکال لیتے ہیں اس کی مثال دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بارش کا پانی نہایت صاف اور شفاف ہوتا ہے مگر جب وہ مٹی پر گرتا ہے تو گرد و غبار سے آلودہ ہو کر گندہ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں یہی پانی اگر چند روز اسی جگہ ٹھہرا رہے تو بدبودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب رسالی تعلیم میں جب دنیا دار اپنے خیالات کی آمیزش کر دیتے ہیں تو ان کی اصل شکل ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے ورنہ نبیوں کی تعلیم بذاتِ خود خراب نہیں ہوا کرتی اس موقع پر آپ نے وید۔ بائیبل۔ انجیل۔ گرنتھ صاحب اور قرآن کریم سے ثابت کیا کہ سب میں یہی لکھا ہے کہ سچ کو اپنایا جائے۔ ایک خدا کی پرستش کی جائے اور شرک سے اجتناب کیا جائے۔ غرضیکہ بڑی وضاحت کے ساتھ قرآن مجید کی اس تعلیم کو پیش کیا کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر" ولکل قوم ھاد۔ اسی طرح آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف "وکان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا" کہ ہندوستان میں ایک سانولے رنگ کا نبی گزرا ہے جس کا نام کاہن (یعنی کرشن کنہیا) پیش کر کے بتایا کہ جماعت احمدیہ ان دلائل کی بنا پر جہاں بھارت میں پیدا ہونے والے مہاپرشوں حضرت کرشن۔ حضرت بدھ۔ حضرت رامچندر۔ حضرت موسےٰ و حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کے سچے اور پاکباز نبی تسلیم کرتی ہے۔

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ نبی خدا پر یقین اور سچائی کو قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اپنی جان کو خطرات میں ڈال کر سچائی کو قائم کر جاتے ہیں مثال کے طور پر آپ نے موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ پیش کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک دفعہ ایک پیکٹ کے اندر عدم علم کی بنا پر ایک چٹھی رکھ کر پوسٹ کر دی۔ چنانچہ دشمن کو موقع ملا اور محکمہ ڈاکخانہ کی طرف سے آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا اور جرم ثابت ہونے کی صورت میں اس میں ایک بھاری جرمانہ یا قید کی سزا تھی۔ اور مقدمہ کے حالات ایسے تھے کہ سوائے اس کے آپ خود اپنی زبان سے اعتراف کریں فریق ثانی کے ہاتھ میں کوئی قطعی ثبوت نہیں تھا۔ وکیل نے بار بار آپ کو مشورہ دیا کہ آپ انکار کر دیں کہ اس پیکٹ کے اندر چٹھی میں نے نہیں رکھی مگر آپ نے ایسا اظہار دینے سے انکار کر دیا۔ اور منصف کے سامنے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں نے محکمہ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ایسا نہیں کیا بلکہ اس خط کے مضمون کو اس پیکٹ سے جدا نہ سمجھتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ اس سے مجسٹریٹ کے دل پر آپ کی سچائی کا خاص اثر ہوا۔ اس نے آپ کو بری کر دیا۔ مولوی صاحب کی تقریر کے وقت ایک عجیب سماں تھا مجلس پر مکمل خاموشی طاری تھی سامعین بڑی توجہ سے تقریر سن رہے تھے۔ لاوڈ اسپیکر کی آواز سامنے کی پہاڑی سے ٹکرا کر فضا میں ایک گونج پیدا کر رہی تھی۔ اور موسیٰ بنی کے پورے ٹاؤن میں حق کی یہ آواز پہونچ رہی تھی۔ جلسہ گاہ میں لمحہ بلمحہ حاضری بڑھتی جا رہی تھی۔ اگرچہ اعلان کے مطابق آج کا جلسہ بھی ۵ بجے شروع ہونا تھا مگر کل کی تقریر کا یہ اثر تھا کہ لوگ چار بجے سے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں فراہم کردہ تمام کرسیاں اور بنچ تمام بھرے پڑے تھے اور جماعت کے آدمی فرش پر بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مسٹر خادم اپیڈی کی تقریر شروع ہوئی۔ جو ہمارے جلسہ کے پرانے مقررین میں سے ہیں انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق زمانہ حال کے مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی زندگی اور تعلیم پر تقریر کرنے کی تجویز پیش کی تھی مگر افسوس کہ وقت کی قلت کے باعث وہ زیادہ بول نہ سکے تاہم انہوں نے بتایا کہ گیتا کے بیان کے مطابق کہ "جب جب دنیا میں پاپ اور اندھکار چھا جاتا ہے اور ادھرم کا دور دورہ ہو جاتا ہے تو دھرم کو استھاپن کرنے کی غرض سے ہر یگ میں اوتار کا دھارن ہوتا ہے"۔ ایسے ہی وقت میں جبکہ دھرم لوپ ہو رہا تھا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے آکر اس دھرم کو دوبارہ استھاپن کیا ہے۔ آپ تقاضائے وقت کے مطابق سچے نبی تھے۔

جناب ریڈی صاحب کی تقریر کے بعد کل کے صدر جلسہ مسٹر سے ساہو صاحب نے حضرت بدھ علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔

مسٹر ساہو صاحب کے بعد آج کے صدر مسٹر جمیل بہاری ویلفیئر آفیسر نے اپنی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم تمام مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی تقریر سے بہت ہی محظوظ ہوئے ہیں اسلئے میں تمام حاضرین کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرا چیلنج ہے کہ یہاں جس قدر تقاریر ہوئی ہیں ان میں سے کوئی مقرر بھی مولوی بشیر احمد صاحب احمدیہ مشنری کی تقریر کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ بھگوان ان باتوں پر ہم کو عمل کرنے کی توفیق دے اور میری خواہش ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کے جلسہ کا یہاں انتظام کیا جائے اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر کثرت کے ساتھ یہاں تقسیم کیا جائے یا فروخت کیا جائے تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ موجودہ زمانہ میں ایک ایسی صلح پسند اور بہتر جماعت ہمارے اپنے ملک میں اپنا بے مثال کام کر رہی ہے

صدارتی تقریر کے بعد مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز نے جناب صدر جلسہ۔ مقررین و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض خدا کا ہم پر احسان ہے کہ باوجود گوناگوں مشکلات کے اس قسم کا پاک جلسہ دو دن تک بڑی خیر و خوبی کے ساتھ انجام پانے کی توفیق دی۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ہمیں اس قسم کی صلح و امن سے رہنے کی تعلیم دی۔ جس تعلیم کو لے کر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

صوبہ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

—— (۲) ——

مرسلہ شیخ عبداللہ صاحب مبلغ سرینگر بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

باڑی پورہ میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام خاکسار اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ۲۲ر جولائی کی صبح کوکنی پورہ سے باڑی پورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ناصر صاحب بوجہ علالت طبع سرینگر تشریف لے گئے۔ ہم تقریباً ساڑھے نو بجے باڑی پورہ پہونچ گئے۔ باڑی پورہ میں جماعت ہائے احمدیہ کے صوبائی امیر مکرم میر غلام محمد صاحب کے ہاں ہمارا قیام رہا۔ نماز جمعہ مسجد احمدیہ باڑی پورہ میں ادا کی گئی۔ مکرم مولانا امینی صاحب کی آمد کا سُن کر چک ایرچھ۔ ہالسو اور کاٹ پورہ وغیرہ کے احمدی احباب بھی جمعہ پڑھنے کے لئے باڑی پورہ آ گئے تھے۔ خطبہ جمعہ میں مولانا امینی صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ آپ ایک زندہ جماعت کے افراد ہیں اس لئے آپ کے اندر قومی زندگی پائی جانی چاہیئے اور اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانی کریں تبلیغ پر زور دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا اچھا عملی نمونہ پیش کریں تاکہ ان علاقوں میں احمدیت جلد جلد ترقی کرے گو احمدیت کی ترقی خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔ تاہم ہمیں بھی ہمت و استقلال سے کام کرتے ہوئے اس مبارک دن کو قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تقریر ہستی باری تعالیٰ

نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ کے صحن میں کافی غیر احمدی دوست جن میں اساتذہ اور طلباء بھی شامل تھے آ گئے۔ محترم صوبائی امیر صاحب نے مولانا امینی صاحب سے خواہش کی کہ حاضرین کی آمد کے پیش نظر آپ ایک تقریر فرمائیں بعض احباب کی خواہش ہے کہ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں کچھ دلائل بیان کئے جائیں چنانچہ مولانا امینی صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک متذکرہ بالا موضوع پر ایک لطیف اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین پر ایک اچھا اثر ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اعلان فرمایا کہ شام کے ۶ بجے یہاں پھر جلسہ ہوگا۔

تبلیغی اجلاس

حسب اعلان شام کو مسجد احمدیہ کے صحن میں تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم صوبائی امیر صاحب نے فرمائی تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر قریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ میرے بعد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ نے "آنحضرت صلعم کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا عشق" کے موضوع پر تقریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور بتایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلعم کے عشق سے سرشار تھے۔

اجلاس نماز مغرب کے لئے ملتوی ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر پھر جلسہ شروع ہوا۔ مکرم بابو غلام رسول صاحب نے کشمیری زبان میں قریباً آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی مسلمانوں کی موجودہ حالت زار اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے کی خطرناک کیفیت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجود ہیں اور اس حالت کو بدلنے اور اسلام کی از سر نو سر بلندی کی بشارتیں دیں جو کہ مسیح محمدی کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں اس پر غور و فکر کریں۔ اس کے بعد مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس امر کو بیان فرمایا کہ ایک زندہ قوم کیلئے چار باتوں کا ہونا ضروری ہے اول اس کا کوئی واجب الاطاعت امام اور لیڈر ہو۔ دوم اس کا کوئی مرکز ہو۔ سوم اس کا قومی بیت المال مضبوط ہو۔ چہارم تعلیم و تربیت اور اپنے اصولوں کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام ہو۔ آج قومی زندگی کے یہ چاروں اصول جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں الحمدللہ۔ اور یہ اس جماعت کی زندگی اور صداقت کا ثبوت ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کی اسلامی تبلیغی خدمات کا مؤثر پیرایہ میں ذکر فرمایا نیز احمدیت کے بارہ میں مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ مولانا موصوف کی یہ دلکش تقریر قریباً دو گھنٹہ جاری رہی۔ اور حاضرین باوجود سردی میں بیٹھنے کے پورے سکون اور توجہ سے اس تقریر کو سنتے رہے۔ ساڑھے دس بجے رات یہ تبلیغی اجلاس بعد دعا برخواست ہوا۔ اس اجلاس میں کافی تعداد میں غیر احمدی احباب شریک ہوئے بعض سنجیدہ احباب اتنے متاثر تھے کہ انہوں نے برملا اس امر کا اظہار کیا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جس کو مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر میں پیش کیا ہے۔ اب ہم کسی صورت میں بھی حضرت مسیح ناصری کو آسمان پر زندہ نہیں مان سکتے۔ ہمارے مولویوں کو چاہیئے کہ حقیقی اسلام احمدیوں کے عالموں سے سیکھیں۔

چک ایرچھ میں تربیتی جلسہ

حسب پروگرام ہم ۲۳ر جولائی کی صبح کو باڑی پورہ سے چک ایرچھ چلے گئے۔ اس گاؤں میں بھی بہت بڑی اور پرانی جماعت ہے۔ یہاں بعد نماز ظہر ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم میر غلام محمد صاحب صوبائی امیر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے کہ کس طرح مجھ پر ابتلاء آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے استقامت عطا فرمائی۔ بعدہٗ جناب بابو غلام رسول صاحب نے ایک پُر جوش تقریر فرمائی جس میں احباب جماعت کو ہمت و استقلال اور ایک پروگرام کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم مولانا امینی صاحب نے اس اجلاس میں قریباً دو گھنٹہ تقریر فرمائی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شاندار قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے احباب کو اغراض سلسلہ اور اشاعت اسلام کے لئے جانی قربانیاں کرنے کی تحریک کی۔ نیز فرمایا ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم احباب جماعت میں بیداری پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ایک مامور کی زندہ جماعت ہے۔ انشاء اللہ زندہ رہے گی۔ بڑھے گی پھیلے گی پھولے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس مشیت ایزدی میں روک نہیں بن سکتی۔ بعد دعا یہ تربیتی اجلاس ختم ہو گیا اور حسب پروگرام شام کو باڑی پورہ واپس آ گئے۔

روانگی برائے ریشی نگر

۲۴ر جولائی کو آٹھ بجے صبح ریشی نگر کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں اننت ناگ میں چند گھنٹوں کے لئے مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ کے مکان پر ٹھہرے۔ انہوں نے دوپہر کے کھانے سے ہماری تواضع کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ایک بجے بعد دوپہر کولگام پہونچے وہاں سے بذریعہ بس دیلی پہونچے اور پھر تین میل پیدل چل کر ریشی نگر پہنچ گئے۔ بعد نماز مغرب مولانا امینی صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ذکر فرمایا کہ حضور اپنے اہل و عیال کے ساتھ کس طرح عدل و انصاف محبت و شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے ہمیں اپنے خانگی معاملات میں آنحضرت صلعم کے پاکیزہ نمونے کی تقلید کرنی چاہیئے تب ہی ہر گھر جنت کا نمونہ بنے گا۔

روانگی برائے آسنور

حسب پروگرام مقامی جماعت کے مشورہ کے مطابق ہم ۲۵ر جولائی کی صبح کو آسنور کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے آسنور پہونچے۔ گاؤں سے باہر احباب جماعت اور سکول کے طلباء نے ہمارا استقبال کیا۔ اور اجتماعی دعا کے بعد ہم بستی میں داخل ہوئے۔ ہمارا قیام مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل کے مکان پر رہا۔ اسی روز شام کو مسجد احمدیہ کے صحن میں

آسنور میں تربیتی اور تبلیغی اجلاس

اسی روز شام کو مسجد احمدیہ کے صحن میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مولانا امینی صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے احباب کو بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اور زندہ اسلام ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ایک مرکز۔ اور ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہیں اور آج احمدیہ جماعت کو ہی ایک تنظیم کے ماتحت دنیا میں خدمت دین اور اشاعت اسلام و قرآن کی توفیق مل رہی ہے جبکہ اسلامی حکومتیں اور دوسری تمام نہاد اسلامی تنظیمیں اس سعادت سے محروم ہیں۔ اسلئے احباب کا فرض ہے کہ وہ باہمی اختلافات اور تنازعات کو ترک کر کے آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔ اور اشاعت اسلام کے بابرکت نصب العین کو پیش نظر رکھ کر مالی اور جانی قربانی کریں۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ نیک عملی نمونہ پیش کریں اچھا عملی نمونہ ایک خاموش مگر دلکش اور مؤثر تبلیغ ہے۔ اپنی تقریر کے دوران میں محترم مولانا موصوف نے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام اور

کرام اور بزرگانِ احمدیت کی قربانیوں کے مختلف روح پرور اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جن کے سننے سے کبھی سامعین پر رقت کی حالت طاری ہوئی۔ اور کبھی عزم بالجزم اور ولولہ و جوش کا جذبہ پیدا ہوا۔ خدا کرے کہ ہمارے احباب میں یہ عزم و ولولہ اعزازِ دین کے لئے قائم و دائم رہے آمین۔ ساڑھے دس بجے شب یہ اجلاس بعد دعا برخاست ہوا۔

تبلیغی اجلاس

۲۴ر جولائی کی شب کو پھر اسی مسجد کے صحن میں ایک تبلیغی اجلاس زیر صدارت مولانا امینی صاحب منعقد ہوا۔ چنانچہ آپ کی یہ تقریر قریباً دو گھنٹہ جاری رہی۔ آپ نے قرآن مجید احادیث صحیحہ عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی بعثت عین ضرورت کے مطابق عمل میں آئی ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اندر وہ روحانی کمالات اور بلندیاں ودیعت فرمائی تھیں جو انبیاء و مرسلین کے اندر پائی جاتی ہیں۔ تیسرے خدا تعالیٰ کا آپ کے ساتھ ایسا غیر معمولی محبت و نصرت کا سلوک تھا۔ جو انبیاء کرام کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے۔ پس جب ہم منہاجِ نبوت پر حضرت مرزا صاحب کے دعوےٰ کو پرکھتے ہیں۔ تو آپ کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ تقریر کے دوران میں مولانا موصوف نے جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں کا مؤثر پیرایہ میں ذکر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر احمدی دوست بھی اس تقریر سے اچھا اثر لے کر گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بصیرت عطا فرمائے۔ اور وہ بھی حضرت مسیح الزمان کی شناخت کی سعادت حاصل کریں۔ آمین۔ مولانا امینی صاحب کی تقریر کے بعد چند منٹ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے کشمیری زبان میں صداقت احمدیت پر تقریر کی اور جماعت کی تبلیغی کوششوں کے چند مناظر "احمدیہ البم" میں سے احباب کو دکھائے۔

تصفیہ تنازعات

گذشتہ سال جب مرکزی وفد نے آسنور کا دورہ کیا تھا تو وہاں شدید باہمی اختلاف پایا جاتا تھا۔ اور کچھ فوجداری کے مقدمات بھی عدالتوں میں دائر تھے۔ مرکزی وفد کی آمد اس بستی کے لئے رحمت ثابت ہوئی اور فریقین اس امر کے لئے تیار ہو گئے۔ کہ وہ اپنے تنازعات کا تصفیہ مرکزی وفد سے کروائیں گے اور عدالتوں سے مقدمات واپس لے لیں گے۔ چنانچہ مرکزی وفد نے نہایت توجہ سے فریقین کی باتوں کو سنا اور تنازعات کا باہمی کا فیصلہ کیا۔ خوشی کی بات ہے کہ فریقین نے ان فیصلوں کو قبول کیا۔ اور اُن کی تعمیل کی۔ جس کا ایک اچھا اثر نہ صرف اردگرد کی جماعتوں بلکہ اس علاقہ کے غیر احمدی عوام اور افسرانِ بالا پر بھی پڑا۔ امسال اس قسم کا کوئی اہم تنازعہ نہیں تھا۔ چند اختلافی امور بعض دوستوں میں تھے اور ایک غیر احمدی دوست اور احمدی بھائی کا ایک کاروباری تنازعہ تھا۔ جو مولانا امینی صاحب کے روبرو پیش ہوئے تو آپ نے ان تنازعات کو محبت و پیار سے فریقین کو سمجھا کر خوش اسلوبی سے سلجھا دیئے۔ احباب آسنور میں یہ نیک تبدیلی باعث مسرت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں میں اتحاد و اتفاق رکھے اور اُن کو خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین۔

رشی نگر میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام ہم ۲۷ر جولائی کی صبح کو آسنور سے رشی نگر واپس آ گئے۔ احباب جماعت نے اس شام کو مسجد احمدیہ میں ایک تبلیغی اجلاس کا پہلے سے پروگرام بنایا ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ ... کے احمدی بھائی اور مستورات بھی اس اجلاس میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار، مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد ... صاحب نے دس دس منٹ کشمیری زبان میں تقاریر کیں۔ اور ہر مقرر نے مختلف تبلیغی اور اصلاحی امور کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ ازاں بعد احباب کی شدید خواہش پر مولانا امینی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے اپنی اس تقریر میں جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ بشرح و بسط کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش فرمایا اور دوران تقریر میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی ایک لطیف تشریح بیان فرمائی۔ یہ اجلاس رات کے ساڑھے دس بجے بعد دعا برخاست ہوا۔

تصفیہ تنازعات

رشی نگر میں کافی عرصہ سے مسجد سے متعلقہ زمین اور درختانِ اخروٹ کے بارہ میں ایک احمدی دوست اور مقامی مجلس عاملہ کے درمیان ایک تنازعہ چلا آتا تھا۔ فریقین نے چار اشخاص کو اس تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ثالث مقرر کیا۔ جن میں خاکسار اور مکرم و محترم مولانا امینی صاحب بھی شامل تھے۔ باضابطہ اسٹامپ پر ثالثی نامہ تحریر کیا گیا۔ فریقین کے تحریری بیانات لئے گئے اور متنازعہ رقبہ کا موقع بھی دیکھا گیا۔ بستی کے افراد سے بھی صحیح حالات معلوم کئے گئے۔ بالآخر ثالثوں نے اس تنازعہ کا جو متفقہ فیصلہ دیا۔ وہ ۲۸ر جولائی کو بعد نماز عصر مسجد میں سنا دیا گیا یہ معاملہ بھی جماعتی اختلاف کا باعث تھا۔ خدا کرے کہ وہ اب اس ثالثی فیصلہ پر مطمئن ہو کر اور اپنے صف دکو سلسلہ پر قربان کر کے جماعتی اتحاد کی مضبوطی کا باعث ہوں۔ آمین

متذکرہ بالا تصفیہ کے علاوہ بعض اور مقامی تنازعات رفع کئے گئے بعض غیر مسلموں کے تنازعات جو کہ ہمارے احمدی بھائیوں کے ساتھ لین دین کے بارہ میں تھے۔ بعض کا تو اُسی وقت تصفیہ کر دیا گیا۔ اور بعض تنازعات حسابی تحقیق کے لئے لمبا وقت چاہتے تھے۔ اس لئے ان کا تصفیہ مقامی مجلس عاملہ کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کو بھی جماعت احمدیہ کے مرکزی کارکنان اور ذمہ وار عہدیداران پر اعتماد ہے اور وہ اُن کے فیصلوں کی تعمیل پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ بھی جماعت احمدیہ کی مبارک تنظیم کی ایک برکت ہے۔

روانگی برائے مانلو (شوپیاں)

حسب پروگرام ہم ۲۸ر جولائی کی شام کو رشی نگر سے مانلو (شوپیاں) کے لئے جو آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے پیدل روانہ ہوئے احباب رشی نگر اپنی محبت و اخلاص کی وجہ سے اس امر پر اصرار کر رہے تھے کہ ہم نماز جمعہ رشی نگر میں ہی پڑھیں۔ مگر افسوس ہے کہ وقت کی تنگی مجوزہ پروگرام کی پابندی کی وجہ سے ان کی خواہش کی تعمیل نہ کی جا سکی۔ آٹھ بجے شب ہم بخیریت مانلو پہنچ گئے۔ ہمارا قیام مکرم جناب ماسٹر غلام محمد صاحب صدر جماعت کے مکان پر رہا۔ مکرم ماسٹر صاحب نے رات کو بعض ... سارے واقعات سنائے۔ جن کا تعلق اُس فتنہ کے ساتھ تھا جو چند ماہ قبل شوپیاں کے بعض علماء کی طرف سے ... جماعت احمدیہ مانلو کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔ جس کی ... [illegible] ... خدا کرے کہ مخالفین احمدیت تعصب کی پٹی اتار کر حقائق احمدیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

نماز جمعہ مانلو میں

نماز جمعہ مانلو میں ادا کی گئی جس میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ آپ نے فرمایا روحانی اور مذہبی جماعتوں کی مخالفت ضروری ہے خدائی جماعتوں کو مصائب اور ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ ابتلاء اُن کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ کندن بنانے کے لئے آتے ہیں جس دل میں بشاشت ایمان داخل ہو جائے اس انسان کو اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو اس کے دل سے ایمان نہیں نکل سکتا جماعت احمدیہ بھی منہاج نبوت پر قائم ہے۔ اس جماعت کے افراد کا بھی مصائب اور ابتلاؤں سے دوچار ہونا لازمی امر ہے۔ مگر خدائی بشارتوں کے تحت ہمارا ستر سالہ تجربہ یہ ہے کہ اس جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف ہی بڑھا ہے اور باوجود مخالفین کی طرف سے تباہی کے منصوبوں کے یہ جماعت اب روئے زمین پر ایسی پھیل چکی ہے کہ اب اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ بڑھے گا پھیلے گا اور پھولے گا اور دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کی اس مشیت کو روک نہیں سکتی۔ اسلئے بھائیو ہمت و استقلال سے کام کرتے چلے جاؤ۔ سلسلہ کے لئے مالی اور جانی قربانی کرتے چلے جاؤ۔ مصائب و آلام کے بادل انشاء اللہ چھٹ جائیں گے۔ دینی قربانی کرنے والے خدائی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں گے اس خطبہ سے ہمارے بھائیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اُن کو ہر شر سے محفوظ رکھے آمین۔

روانگی برائے سرینگر

مانلو میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ہم سرینگر کے لئے روانہ ہوئے۔ رات گاگرن میں ایک احمدی دوست مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر کے ہاں رہے۔ ۳۰ر جولائی کی صبح کو گاگرن سے شوپیاں آئے اور شوپیاں سے بذریعہ بس سرینگر پہنچ گئے۔

جلسہ سرینگر کے بارہ میں مشورہ

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کی آمد کشمیر کے لئے جو پروگرام دورہ باہمی مشورہ سے مرتب کیا گیا تھا اس کی رو سے ۷ر اگست کو سرینگر میں تبلیغی جلسہ رکھا گیا تھا۔ اسلئے اس کے انتظامات کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے احباب جماعت کو ۳۱ر جولائی کی شام کو دار التبلیغ میں بلایا گیا۔ احباب نے مشورہ دیا کہ آجکل مدارس اور کالجوں میں تعطیلات ہیں اور طلباء اور اساتذہ سرینگر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ۹ر اگست کو درسگاہیں پھر کھل رہی ہیں۔ اسلئے ۷ر اگست کی بجائے ۱۴ر اگست بروز اتوار جلسہ منعقد کیا جانا مناسب ہے۔ چنانچہ متفقہ طور پر اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے اس جلسہ کیلئے کچھ خرچ کا اندازہ کیا گیا اور مختلف احباب کے ذمہ مختلف ڈیوٹیاں سپرد کی گئیں۔ آج ۳ر اگست کی شام کو پھر ... احباب کا اسی سلسلہ میں اجلاس ہو رہا ہے انشاء اللہ کل صبح ہم بانڈی پورہ اور سوناواری کے دورہ کیلئے روانہ ہونگے۔ بقیہ دورہ کی رپورٹ بعد میں ارسال خدمت کی جائیگی۔

ہمارا درویش بھائی ـــ شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۱ اپریل ۱۹۴۸ء کو رتن باغ لاہور سے قادیان آنے والے قافلہ میں، منحنی متشرع اور زرد رنگ صورت و سیرت کا ایک شخص ان ۳۱۳ کے مبارک عدد میں معدود ہو کر [illegible] سے یہاں پہنچا۔ میری اس سے کوئی جان پہچان نہ تھی لیکن راستہ میں میں نے اسے کئی بار دیکھا۔ اور دیکھنے کی خواہش کے ساتھ دیکھا۔ اس کے سب بیٹے تھے اور اس کی پیشانی سے لمعات نور نکل نکل کر نظروں سے اتر کر دل میں کھب جاتے تھے۔ "خدا جانے یہ کون نیک سیرت انسان ہے؟" میرے دل نے کئی بار مجھ سے سوال کیا لیکن میں اسے صرف اتنا ہی بتا سکا کہ یہ ایک درویش ہے جو اپنے عزیزوں اور جگر گوشوں اور دنیاداری کو خدا کی خاطر خیرباد کہہ کر جا رہا ہے ـــ جا رہا ہے قادیان کی مقدس بستی کے ایک الگ تھلگ اور محصور سے گوشے میں۔ اس گوشے میں جو اس وقت ویران ہے۔ ایسا ویران جس کی ویرانی پر لاکھوں آبادیاں تصدق ـــ

وہ نیک نفس انسان قادیان پہنچ کر دارالمسیح کے اندر ایک مقدس مکان میں مقیم ہو گیا۔ ایک لمبے عرصہ تک اسی مکان میں اس کی رہائش رہی۔ یہ وہ بالا خانہ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ملحقہ ہے اور حضرت ام طاہر رضی کے مکان کی طرف سے سیڑھیاں اس پر جاتی ہیں۔ شروع ایام میں جب علاقہ دکن کے چند بچے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے تو وہ بھی اسی مکان میں رہے اور اسے بورڈنگ کا نام دیا گیا۔ اور شیخ صاحب مرحوم اس بورڈنگ کے ٹیوٹر مقرر ہوئے۔ مرحوم بڑی محنت سے بچوں کی دیکھ بھال کرتے اور انہیں پڑھاتے تھے۔ لیکن دقت یہ پیش آئی کہ یہاں ایک خاموش اور نرم طبع اور ہر وقت ذکر الٰہی میں غرق رہنے والا ٹیوٹر اور ادھر سکول کے شوخ اور چنچل لڑکے۔ کوئی مناسبت نہ تھی۔ آخر ان کی اپنی خواہش پر انہیں اس ڈیوٹی سے فارغ کر دیا گیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد مرحوم حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اس چھوٹے کمرے میں آ گئے جو بیت الدعا والے دالان کے سامنے ہے اور مسجد مبارک سے ملحق ہے۔ یہ مقدس اور تاریخی کمرہ جس کے ایک طرف مسجد مبارک ہے دوسری طرف بیت الدعا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مکانات تیسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش مبارک والا کمرہ۔ اور چوتھی طرف بیت الریاضت۔

وہ بیت الدعا جس میں اس زمانہ کے مامور و مرسل من اللہ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دعاؤں کے عین نشانہ پر بیٹھنے والے تیر چھوڑے تھے۔ وہ بیت الریاضت جہاں امام آخرالزمان نے مسلسل چھ ماہ کے روزے رکھ کر اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لئے ہر ہر نفس کے ساتھ خدا کو پکارا تھا۔ اور جس کے کچے فرش پر بیٹھ کر خاتم الخلفاء محمدؐ نے براہین احمدیہ جیسا اسلام کا بم تیار کیا تھا جس نے ایوان کفر کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا

یہ ماحول تھا جس میں مرحوم شیخ محمد یعقوب صاحب مقیم تھے۔ یہ تقدس مآب فضا تھی جس میں مرحوم نے درویشی کا اکثر حصہ گزارا۔ اور اس طرح گزارا کہ ایک قابل صد رشک جینا جیا۔ یہ وہ شخص تھا جسے دیکھ کر ذکر الٰہی کا مفہوم پوری طرح ذہن میں سما جاتا تھا۔ بلکہ یوں جی چاہتا تھا کہ اس کا نام بدل کر شیخ محمد یعقوب کی بجائے "ذکر الٰہی" رکھ دیا جائے۔ تہجد کے اولین لمحات میں وہ شخص چارپائی کو چھوڑ کر مسجد مبارک میں پہنچ جاتا تھا اور صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اسی چارپائی پر آ کر بیٹھ جاتا تھا۔ [illegible] تا تھا۔ ایک سوز اور ترتیل اور سوز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت اس طرح کرتا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پپوٹوں نے آنسوؤں کا ایک سیلاب روک رکھا ہے۔ اس کے چہرے پر رقت کا تغیر ہوتا تھا۔ اور نوک مژگان پر نم کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ معصومیت اور فرشتگی کا ایک ہالہ سا اس کے بشرے کو گھیرے رہتا تھا۔

کبھی کبھی وہ تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھتا تھا۔ ایک گنگناہٹ اور نغمگی اور آہستگی کے ساتھ۔ جیسے بچے اپنا منظوم سبق اپنے گھروں میں اپنے والدین کو خوش کرنے کے لئے ترنم اور کیف کے ساتھ جھوم جھوم کر یاد کرتے ہیں۔ محترم سید محمد شریف صاحب درویش جو مرحوم کے ہمسائے میں رہتے تھے کہتے ہیں کہ ان کی لے میں ایک عجیب روحانی کشش ہوتی تھی۔ اور یہ دل جی چاہتا تھا کہ چھپ کر ان اشعار کو سنا جائے اور اس سوز کو اپنے اندر جذب کر لیا جائے چھپ کر اس لئے کہ کہیں آگاہ ہونے پر کوئی حسن رہ جائے معصومیت کے اس آئینے میں بال نہ آ جائے!

مجھے اس لمبے عرصہ میں سینکڑوں بار محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ادھر جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک مرتبہ بھی میں نے نہ دیکھا کہ شیخ صاحب مرحوم ذکر کے بغیر بیٹھے ہوں۔ چارپائی پر کبھی اکڑوں اور کبھی آلتی پالتی مارے بیٹھے ہیں۔ سامنے تکیہ رکھا ہے۔ تکیے پر قرآن کریم کھلا رکھا ہے اور تلاوت ہو رہی ہے۔ پھر یہ بات بھی نہیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہونے کا میرا کوئی خاص وقت مقرر تھا۔ کئی بار صبح سویرے جانا پڑا۔ کئی بار دوپہر کو اور کئی بار ظہر یا عصر کے بعد۔ مگر میں نے ہر بار یہی دیکھا کہ شیخ صاحب تلاوت یا ذکر میں مشغول ہی نہیں بلکہ محو ہیں بلکہ مدغم ہیں۔ بلکہ یک جان ہو گئے ہیں۔ اس طرح کہ "من تو شدم تو من شدی" کا سا معاملہ ہے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ان مقدس مقامات میں درویش ہونے کی حالت میں رہنے کی توفیق اور اعزاز بخشا۔ لیکن حق یہ ہے کہ مرحوم نے وہاں رہنے کا حق ادا کر دیا۔ اور ان مقامات کی تقدیس کو اس نے اپنے اندر جذب کرنے کی اپنی سی پوری کوشش کی۔ اس نے اپنی درویشی بھر کی راتیں جاگ کر یاد الٰہی میں گزاریں اور دن یاد الٰہی میں بسر کئے۔ اور ہم سب درویشوں کے لئے ایک نیک اور پاک نمونہ اور قابل رشک زندگی کی یاد چھوڑ گیا۔

اذان سن کر تو ہر مومن مسجد میں جانے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے اور یہی مومنانہ شان ہے۔ لیکن مرحوم کو اذان کا انتظار نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ اذان سے پہلے ہی مسجد مبارک میں جا کر بالعموم مسجد کے پرانے حصے میں دو زانو بیٹھ جاتا تھا۔ اور بڑی خاموشی اور متانت کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا تھا اور کئی بار ایسا بھی ہوا کہ ایک نماز پڑھ کر وہیں بیٹھ گیا اور پھر دوسری نماز پڑھ کر واپس کمرے میں آیا۔ مرحوم کا مسجد میں بیٹھنا بھی بڑا منجمد و قار ہوتا تھا۔ اول تو وہ کسی سے بولتا ہی نہ تھا۔ [illegible] اگر ضرورت پیش آ جاتی تو بڑی آہستگی سے اور سرگوشی کے سے انداز میں بولتا تھا۔ شاید مرحوم کو یہ احترام ملحوظ رہا ہو کہ مقدس مسجد میں [illegible] کی آواز [illegible] بلند ہو [illegible] بلند آواز سے بات کرنے سے اپنی آواز زیادہ بلند ہو [illegible] کی آواز دل سے اونچی ہو جائے!

مرحوم نے اپنی ساری درویشی بڑی سادگی اور بڑے صبر و رضا کے ساتھ گزاری۔ مرحوم کو دیکھ کر کوئی شخص یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ اچھے کھاتے پیتے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ایک سادہ سی دھوتی سادہ سی قمیص اور سادہ سی ٹوپی اور دیسی جوتا یہی مرحوم کا لباس تھا۔ مرحوم سالن اپنے ہاتھ سے پکاتے تھے۔ اور روٹی لنگر سے لاتے تھے۔ مگر روٹی کی قیمت ادا کرتے تھے۔

مرحوم نے صدر انجمن احمدیہ سے ابتدائی دو تین سالوں میں وظیفہ لیا۔ لیکن اس کے بعد کوئی وظیفہ نہیں لیا۔ اور نہ صرف اپنا خرچ خود برداشت کرتے رہے۔ بلکہ باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہے۔ اور تحریک جدید کے چندوں میں تو مرحوم کا نمونہ قادیان کے درویشوں کے لئے قابل تقلید تھا۔ یعنی مرحوم اپنی زندگی میں ہی دفتر دوم کے بیس سالوں کا چندہ جمع کروا چکے تھے۔ اس کے علاوہ مرحوم سلسلہ کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

مرحوم ۱۹۵۹ء کے اوائل میں فالج کے مرض سے بیمار ہوئے احمدیہ شفاخانہ سے اور پھر امرتسر سے بھی علاج کروایا مگر افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر یہ خیال کر کے کہ شاید اپنے بچوں کے پاس پہنچ کر وہ بہتر رنگ میں علاج کروا سکیں گے۔ اپنے لڑکے کے پاس ڈھاکہ چلے گئے۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ وہ مرض کے علاج کے لئے نہیں بلکہ فرشتہ موت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ڈھاکہ جا رہے ہیں۔

ڈھاکہ میں علاج ہوتا رہا۔ اور مرض بڑھتا رہا۔ اور قادیان کے درویشوں کو ان کے خطوط آتے رہے جن میں وہ شفایابی کی دعا کرتے اور ساتھ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد واپس قادیان لائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کچھ اور ہی تھی جو اس طرح پوری ہوئی کہ شیخ صاحب ڈھاکہ میں ۱۳ جولائی ۱۹۶۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش کو ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈھاکہ سے لاہور لے جایا گیا اور وہاں سے ٹرک میں ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں مرحوم کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

باقی صفحہ ۱۲ کالم ۱

اور اس طرح ہمارا درویش بھائی ہم سے اگلی زندگی میں ملنے کے لئے عارضی طور پر جُدا ہوگیا۔ اللّٰھم اغفر لہٗ و ارحمہ۔ اے ہمارے پیارے اور محترم بھائی! ہم تجھے خدا کے سپرد کرتے ہیں اشکبار آنکھوں کے ساتھ اور فگار دلوں کے ساتھ۔ شاید مرتے وقت تجھے افسوس ہوگا کہ تجھے یہ موت قادیان میں کیوں نہ آئی ممکن ہے ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر تو نے اس راز کو پالیا ہو۔ لیکن جو حکمت اللہ تعالیٰ کی اس میں اب مجھے نظر آئی ہے وہ میں تجھے بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ تو نے اپنی درویشی کا بیشتر حصہ ایک نہایت مخلصانہ اور فقیرانہ رنگ میں پُر سوز دعاؤں کے ساتھ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مکان میں گذارا تھا۔ اور حضرت ام المومنین رضی نے عالم ارواح میں تجھ پر خوش ہو کر تجھے اپنے قرب میں بلوایا تھا۔ اور تو وہاں پہونچ گیا۔

ہم سب درویش انشاء اللہ ہمیشہ تجھے یاد کریں گے۔ آؤ تیرے سے لئے خدا سے مغفرت کے طالب ہوتا رہیں گے۔ ہم تیری نیم وا آنکھوں کا تصور کر کے غضِ بصر کا مفہوم سمجھا کریں گے۔ اور چشم تصور میں تیرے لبوں کی ایک مسلسل اور متواتر حرکت دیکھ کر ذکر الٰہی کے مفہوم کو ذہن نشین کیا کریں گے اور عالم خواب میں تجھے اکثر دوں بیٹھ کر ایک پرسوز لے کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر انقطاع الی اللہ کی تفسیر ہمارے ذہنوں میں متبادر ہو جایا کرے گی۔ حضرت ام المومنین رض کا وہ حجرہ تجھے سلام کہتا ہے جس میں تو مقیم تھا۔ بیت الریاضت تیرے لئے مغفرت کا طالب ہے۔ جس کے قرب میں تو مجسم ذکر الٰہی بنا رہا۔ اور بیت الدعا تیرے لئے دست بدعا ہے۔ جس میں تو نے گداز دل کے ساتھ دعائیں کیں۔ اور مسجد مبارک کا پیارا مقدس حصہ جس میں تو اپنے اوپر موت وارد کر کے بیٹھا کرتا تھا تیرے لئے برکت کی دعا کیا کرتا ہے ان الفاظ میں کہ

مبارکٌ و مبارکٌ و کلُّ

امرٍ مبارکٍ یجعل

فیہ۔ فی امان اللہ

فی امان اللہ۔

پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ

(بقیہ صفحہ ۶)

آئندہ ہم ایسا جلسہ منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس زمانہ کے مامور کی پاک تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم خدا کی رضا کو حاصل کریں۔ یہی میری تمنا اور آرزو ہے۔" اس پر آج کا جلسہ ساڑھے آٹھ بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ دونوں دن حاضرینِ مجلس کی چائے سے تواضع کی جاتی رہی۔

شکریہ

ہم خاص طور پر افسران کمپنی موتی بنی مائنز کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے پچھلے سال کی طرح امسال بھی اپنے آدمی بھجوا کر ٹینٹ۔ الیکٹرک لائٹ۔ زنجیرا اور پنڈال وغیرہ کا انتظام کروایا۔ چونکہ بارش کا خطرہ تھا اس وجہ سے کمپنی کے لگائے ہوئے ٹینٹ کو مقامی جماعت نے کافی نہیں سمجھا اسلئے خدام الاحمدیہ موتی بنی مائنز نے مزید ٹینٹ کا انتظام کر کے جلسہ گاہ کو کافی وسیع بنا دیا۔ گلدستوں اور الیکٹرک لائٹ وغیرہ سے جلسہ گاہ کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ مناسب مقامات پر "خوش آمدید" اور WE COME کے قطعات لگائے گئے نیز دعوتی اشتہار ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر سرمذہب و ملت کے افراد میں تقسیم کئے گئے۔ ایک صد سے زائد افسران و معززین شہر کو اسم وار دعوتی کارڈ ارسال کئے۔ اور ہر دو دنوں کیلئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا۔

جلسہ کا اثر

بفضلہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کا اثر پبلک پر بہت ہی اچھا رہا۔ سب انسپکٹر پولیس جو اس جلسہ کی رپورٹ لینے آئے تھے شروع سے آخر تک خاموش بیٹھے رہے اور آخر میں انہوں نے کہا کہ آئندہ اگر یہاں ہوا تو اس قسم کے جلسے کا انتظام خود کرواؤں گا۔ اگلے دن ہندو اور سکھ معززین نے ہمیں کہا کہ یہ جلسہ ہر مذہب و ملت کیلئے ہر طرح سے مفید رہا۔ ہم اسکے انتظام کیلئے چندہ وغیرہ نہیں لیا جاتا آئندہ ہمیں بھی اس نیک کام میں شامل کیا جائے۔ علاوہ ازیں شادی کر...

منقولات

جنم اشٹمی اور ہندو جاتی کی پکار

عنوان بالا سے گذشتہ اشاعت میں اخبار پرتاپ جالندھر کے جنم اشٹمی نمبر مورخہ ۹/۸/۶۰ سے چند اقتباسات پیش کئے گئے تھے۔ مگر دوسری کتابت کی غلطی سے ان کا ایک حصہ شریک اشاعت نہ ہو سکا۔ جسے اب ذیل میں دیا جاتا ہے۔

—— (۲) ——

اخبار پرتاپ جالندھر جنم اشٹمی نمبر مورخہ ۶/۸/۶۰ کے صفحہ نمبر ۶ پر عابد پشاوری کی حسب ذیل دو رباعیاں وعدہ اور آواہن کے عنوانات سے شائع ہوئیں:۔

وعدہ

خشکی میں ہو انسان تبھی آتا ہوں
جب ظلم و ستم جرم و گنہ حد سے بڑھیں
قطرہ میں ہو ایمان تبھی آتا ہوں
انسان بنے شیطان تبھی آتا ہوں

آواہن

خشکی میں ہے انسان چلے آؤ نا
وعدہ وہ کرو یاد کیا جو تم نے
قطرہ میں ہے ایمان چلے آؤ نا
اب مان رہے گا ان چلے آؤ نا

ہفتہ تحریکِ جدید!

۱۴ر ستمبر لغایت ۱۹ر ستمبر

جیسا کہ اخبار بدر کے ذریعہ اور سرکلر تحریک کے ذریعہ احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مورخہ ۱۴ر ستمبر تا ۱۹ر ستمبر ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ اسلئے احباب جماعت اور جملہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعتوں میں جہاں تک ممکن ہو سکے کسی روز جلسہ تحریک جدید بھی منعقد کیا جائے۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالی جائے۔ اور اس کے مالی حصہ میں احباب کو زیادہ حصہ لینے کی تحریک کی جائے یہاں تک کہ کوئی فرد ایسا نہ ہو جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ ایسے احباب کے پاس بصورت وفد جا کر بھی وعدہ جات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی جائے جماعتوں کو تحریک جدید کے حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ بقایا دار احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مطابق جلد از جلد چندہ ادا کرنے کی تلقین کی جائے۔ اور اپنی کارگذاری سے دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"تمہارے سامنے دونوں طریق موجود ہیں

● —— زیادہ صحیح طریق یہ ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ بڑھ کر حصہ لے زندگی کو اتنا سہارا بنائے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے ہی چار ماہ میں ادا ہو جائیں۔

● —— دوسرا مقام یہ ہے کہ تم بالکل انکار کر دو کہ ہم اس میں حصہ نہیں لیں گے۔ لیکن یہ امر سب سے خطرناک ہے کہ تم وعدہ کرو اور اسے وقت کے اندر پورا نہ کرو۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

امتحان رسالہ "ضرورتِ مذہب"

بتاریخ ۲۱ر اگست سنہ ۶۰ء "آخری اطلاع"

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اس بات کا اعلان کیا جا چکا ہے کہ نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ر اگست سنہ ۶۰ء کو رسالہ "ضرورتِ مذہب" کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ یہ رسالہ درحقیقت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر سے حاصل کردہ قیمتی نوٹس پر مشتمل ہے اور اس میں بیان کردہ مضمون کی اہمیت اس کے نام ہی سے واضح ہے۔ ضروری مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کیلئے فی زمانہ امتحان ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت نے اپنے یہاں امتحان کی پوری تیاری کر لی ہو گی اسلئے امتحان میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر اس علمی خزانہ سے مستفید ہوں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ولادتیں (۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ بھاگل پور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷ کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

(۲) مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی کلرک دفتر بیت المال قادیان کے ہاں مورخہ ۹ر کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواستہائے دعا (۱) ہمارا ٹیکنیکل انٹرویو مورخہ ۲۰ر اگست کو ہونے والا ہے سب احباب جماعت سے عاجزانہ و مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس ناچیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) بعض مقامی شریر مخالف نقصان پہونچانے کے درپے ہیں ان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ [illegible]

ایک اہم تبلیغی ضرورت کیلئے احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

موجودہ زمانہ میں بعض ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن سے دوسری قومیں اور ان کے مشنری بالخصوص عیسائی اپنے تبلیغی کاموں میں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مثلاً ٹیپ ریکارڈنگ مشین، مووی کیمرہ اور پروجیکٹر۔ وغیرہ

حال ہی میں ہمارے جرمن احمدی مسلمان مسٹر ولیم ناصر ہمارے ملک میں تشریف لائے اور بھارت کے مختلف شہروں میں جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں تشریف لے گئے ان کے پاس ٹیپ ریکارڈنگ مشین اور سلائڈز دکھانے کا سامان تھا جس کے ذریعہ انہوں نے ہمارے بیرونی مشنوں کی تصاویر دکھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر سنائی نظارت ہذا میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ولیم ناصر صاحب کے اس دورہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور جماعت کے افراد کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی ہمارے جلسوں میں صرف اس وجہ سے شرکت کرتے رہے گو مجھے ایک لمبے عرصہ سے خیال تھا مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ جلد تر اس کا انتظام ہو جانا چاہیئے کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈنگ مشین ہو جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اور تقاریر ریکارڈ کی جائیں۔ صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کے پیغامات ریکارڈ ہوں اور اسی طرح بعض مذہبی مکالمات سوال و جواب کے رنگ میں ریکارڈ کئے جائیں ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے علاوہ ایک مووی کیمرہ اور پروجیکٹر بھی ہو تاکہ ہم یورپ، امریکہ، افریقہ، اور دیگر بیرونی ممالک کی احمدیہ مساجد اور مشنوں کی تصاویر کھینچوا کر دکھانے کا بندوبست کر سکیں اسی طرح مرکز سلسلہ اور باہر کی جماعتوں کی مختلف تقاریب کی تصاویر لے لی جائیں اور جب بھی ہمارے سالانہ تبلیغی دورے ہوں تو عام تقاریر کے علاوہ ان تصاویر کو دکھا کر اور پیغامات سنا کر تبلیغ کی جائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

پس میں بھارت میں رہنے والے احمدی دوستوں اسی طرح عدن اور افریقہ وغیرہ علاقوں میں رہنے والے احمدی دوستوں سے بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ براہ مہربانی وہ مطلع فرمادیں۔ کہ

(۱) کس کمپنی کی ٹیپ ریکارڈنگ مشین مووی کیمرہ اور پروجیکٹر زیادہ اچھا مفید اور دیرپا رہے گا اور ان کی قیمتیں کیا ہوں گی۔

(۲) ان ہر سہ اشیاء کے مہیا کرنے میں وہ نظارت ہذا سے کس حد تک تعاون کر سکیں گے۔

نظارت ہذا ان ہر سہ اشیاء کو تبلیغی اغراض کے لئے خریدنا چاہتی ہے البتہ اگر کسی احمدی دوست یا جماعت کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما دے کہ وہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک خود خرید کر ہمیں دے سکیں تو ان کا یہ عمل ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائیں گے۔

مرکزی چندوں کی رفتار کو تیز کرنیکی ضرورت

احیائے اسلام کا جو عظیم الشان کام اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے۔ اُسے کما حقہٗ پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی جدوجہد اور کوشش کو تیز کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جو قوم وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی قربانی اور ایثار کا اعلیٰ معیار کا عملی ثبوت نہیں دیتی وہ اپنے مقصد میں جلد کامیاب نہیں ہو سکتی اور مشکلات اور ابتلاؤں کا زمانہ اس پر لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ روحانی جماعتوں کو دشمن کی شرارت اور منافقین کی غداری اتنا نقصان نہیں پہنچاتی جتنا کہ مخلصین جماعت کی اپنی ذمہ داریوں سے غفلت اور لاپرواہی جماعت کے قدم کو پیچھے رکھتی ہے۔

پس اگر جماعتوں کے مخلصین اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر محسوس کرتے ہوئے اپنی قربانی کو انتہا تک پہنچا دیں۔ تو اس میں جو کمی رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے پورا کر کے ترقی کی غیر معمولی راہوں کو کشادہ فرما دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر عہدے داران جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنی اپنی جماعتوں کے جملہ افراد کے چندہ کا بجٹ آمد اصل آمد کے مطابق باشرح تیار کریں اور اس کی وصولی کے لئے مؤثر رنگ میں کوشش کریں تو آمد چندہ جات کی پوزیشن کافی بہتر ہو سکتی ہے

دوسری بات جو خاص طور پر مد نظر رکھ کر توجہ دینے کی محتاج ہے وہ بقایا جات کی وصولی پر زور دینے کی ضرورت ہے اگر سابقہ بقایا کی وصولی پر زور نہ دیا جائے تو سال رواں کے بجٹ کی پوری وصولی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب بعض افراد جماعت کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ان سے گذشتہ بقایا جات کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ تو وہ آئندہ بھی چندوں کی باقاعدگی میں سُست ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض جماعتوں کے عہدے دار اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ جس وقت وہ کسی شخص کے متعلق یہ تحریر کر دیں کہ وہ نادہند ہے تو اس کا نام جماعت کے بجٹ سے کاٹ دیا جائے۔ یہ طریق کار بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت قابل تسلیم نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ جب تک کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہے۔ جماعتی نظام کے ماتحت اس سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور جب تک کہ کوئی جماعت اپنے نادہندوں پر وصولی کی ہر ممکن کوشش کے بعد اس پر حجت پوری کرتے ہوئے ایسے شخص کا معاملہ مرکز میں پیش کر کے تعزیری کارروائی مکمل نہیں کرا لیتی۔ اُس وقت تک کسی شخص کا نام بجٹ سے کاٹنا جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ تعزیری کارروائی کرنے سے قبل یہ بات از حد ضروری ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین اپنے کمزور ساتھیوں کو ساتھ چلانے پر آمادہ کریں۔ اور اُن کی عملی سستی کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

اگر ہندوستان کے تمام احباب حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر دینی ضروریات کے لئے مالی قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ آمد لازمی چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین فکر مندی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں اور "اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" کے وعدہ بیعت کو پورا کرنے والے ہیں۔

موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے۔ لیکن متوقع فی الحقیقت بجٹ کے مقابل پر وصولی کی پوزیشن ابھی تسلی بخش نہیں ہے۔ اُمید ہے کہ تمام جماعتوں کے عہدہ دار اور احباب اپنے چندوں کا جائزہ لے کر اُس کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

دعائے مغفرت (۱) مکرم ولایت حسین صاحب کمپونڈر آف مونگھیر جو مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ کے نانا تھے چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۰ کو یہاں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۲) سلطان احمد صاحب جو خانپور ملکی کے پرانے احمدیوں میں سے تھے بعارضہ دمہ لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۸ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور چھ بچے ہیں کہ جن کا سہارا بظاہر خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں

جملہ احباب ہر دو کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور ازالہ مشکلات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حبیب الرحمٰن فانی مبلغ خانپور ملکی بہار

دعائے نعم البدل۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ہاری پاری گام کشمیر کے ہاں ۲۰ کو دسرا لڑکا پیدا ہوا جو چند دن علیل رہ کر مورخہ ۸ کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

خبریں

دہلی ۱۶ر اگست ۔ ملک کے طول وعرض میں یوم آزادی کی تیرھویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی ۔ راجدھانی میں لال قلعہ کی فصیل پر وزیر اعظم پنڈت نہرو نے قومی جھنڈا لہرایا ۔ اور اس کے بعد قوم سے خطاب کیا ۔ اور ملک واسیوں کو ذات پات اور صوبہ داریت سے بالا ہو کر ملک کی تعمیر میں جٹ جانے کی تلقین کی ۔ اور ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔

نئی دہلی ۱۴ر اگست ۔ یوم آزادی کی تیرھویں سالگرہ کے موقعہ پر راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنے پیغام میں دیش واسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ذات پات بھاشائی جنون فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب جیسے تنگ خیالات سے ابھر اٹھیں ۔ بصورت دیگر وہ اس الزام کے مورد ٹھہریں گے کہ انہوں نے تاریخ سے کوئی سبق نہیں لیا ۔ دیش واسی نہ صرف صنعتی پلانوں پر اپنی توجہ مرکوز کریں ۔ بلکہ اپنے اندر حب الوطنی کا جذبہ قومی ڈسپلن کا گہرا احساس اور ملک کے ساتھ ذاتی وفاداری کا شعور پیدا کریں آپ نے کہا کہ ہماری آزادی کی تیرھویں سالگرہ کے موقع پر مجھے اپنے ہموطنوں اور ہندوستان میں رہنے والے تمام بھارتی باشندوں کو مبارکباد دیتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے یہ قومی اہمیت کا دن ہے ۔ اور اس تقریب پر سیاسی محکومی سے نجات پانے اور آزاد ملک کا درجہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ملک بھر میں خوشیاں مناتے ہیں ۔ اور خاموشی سے شکریہ ادا کرنے کے جذبات بھی ہمارے اندر آتے ہیں

اگرچہ ہمارے دیش میں کہیں کہیں اور کبھی کبھی ہنگامہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہ حقیقت ہے ۔ کہ ہماری قوم مجموعی حیثیت سے قومی تعمیر نو کے عظیم کام سے عہدہ برآ ہونے میں لگی رہی ہے ۔ جس میں نے قابل قدر حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے ہم یہ جانتے ہیں کہ خوشحالی کی منزل تک پہنچنے کا کوئی قریبی راستہ نہیں ہے ۔ اس منزل مقصود تک پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے ۔ اور وہ یہ کہ عوام اجتماعی طور پر لگاتار اور انتھک کوششیں کرتے رہیں اب تک جو حقیقی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ۔ ان کے متعلق اور ہماری رفتار ترقی کے بارے میں کسی کی رائے خواہ کچھ بھی ہو ۔ لیکن اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ ملک سال بہ سال ترقی کی طرف قدم بڑھاتا جا رہا ہے میں جانتا ہوں کہ کبھی کبھار ہمارے یہاں ایسے حالات بھی نمودار ہوتے رہتے ہیں جن سے بظاہر الجھنیں پیدا ہوئی ہیں لیکن پھر بھی میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں ان سے پست حوصلہ یا خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے ۔ جب تعمیر نو کی پیچیدہ مشینری بھارت جیسے وسیع وعریض ملک میں بہت بڑے پیمانہ پر حرکت میں آتی ہے تو اس بھاری بھرکم مشین کے کسی پرزے کی کرخت آواز سے کسی کو بھی حیرت زدہ نہ ہونا چاہیے ہمیں اس بات سے خوشی ہو رہی ہے کہ تعمیر نو کا کام آگے بڑھ رہا ہے ۔ ہماری صنعتی پیداوار میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ ہماری چھوٹی اور گھریلو صنعتیں اور ہماری روائتی دستکاری بھی اس منصوبے میں ایک مخصوص مقام رکھتی ہیں ۔ اور حال ہی میں ہماری خوراک کی صورت حال میں بھی بہتری پیدا ہونے کے آثار نمودار ہو گئے ہیں ۔ پیداوار میں اضافہ اور قوم کے مادی وسائل کے استعمال میں ترقی کی بڑھتی ہوئی رفتار پر ہم بجا طور پر خوشی کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

ہمیں اپنے ملک کے اتحاد پر زور دینا چاہیئے ۔ یہ بات کچھ عجیب سی لگے گی لیکن ہے ضروری ۔ بھارتی اتحاد کا نظریہ اور سماجی اور اخلاقی عناصر کے ڈھانچہ پر یہ نظریہ قائم ہے وہ اتنے ہی پرانے ہیں جتنی پرانی ہماری تاریخ ہے ۔ اتحاد کا یہ احساس تمام سیاسی لڑائیوں اور انقلابات کے باوجود برقرار ہے ۔ اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک تمام لوگ ایکتا کا احساس رکھتے رہے ۔

نئی دہلی ۱۴ر اگست ۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد کی طرف سے یوم آزادی پر اعزازات پولیس اور فوج میں نمایاں خدمات پر دیئے جانے والے اعزازی میڈلوں اور سنسکرت وعربی کی علمیت و نمایاں خدمات کی بناء پر سندات پانے والے اصحاب کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ ان کے مطابق ملک میں ۴۷ پولیس افسروں کو نمایاں اور قابل قدر خدمات کی بناء پر میڈل ملے ہیں ۔ ان میں سے ۹ افسروں کو راشٹرپتی کے پولیس وفائر سروس میڈل ملے ہیں ۔ اور ۵ و ۷ افسروں کو پولیس میڈل ۔

مدراس ۱۴ر اگست ۔ آج راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مدراس کے ممبران اسمبلی وکونسل کی میٹنگ میں کھلے دل سے باتیں کیں اور نہایت دلسوزی اور خلوص سے اپیل کی ۔ کہ ملک کو مدبروں کی اشد ضرورت ہے تمام باشندوں کا اتحاد اور قناعت کا جذبہ ان کے بغیر ملک ترقی نہ کر سکے گا ۔ آپ نے کہا ملک کی آزادی کو انتشار اور نفاق کے رجحانات سے بڑا خطرہ ہے جو کہ کسی قسم کے اشتعال کے بغیر سر اٹھاتے ہیں ۔ راشٹرپتی کے اعزاز میں اسمبلی کے سپیکر اور کونسل کے چیئرمین کی طرف سے سواگتی پارٹی دی گئی تھی

لیوپولڈولا ۱۴ر اگست ۔ کانگو کے وزیر اعظم مسٹر لوممبا نے اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ بلجیم کی کٹھ پتلی کا پارٹ ادا کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اتحادی سبھا کانگو سے اپنے یورپین دستے نکال کر ان کی جگہ افریقن دستے متعین کرائے ۔

جموں ۱۴ر اگست ۔ کشمیر سازش کیس کی سماعت کے دوران معزول وزیر اعلے شیخ عبد اللہ نے کل اپنے بیان میں کہا کہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے کشمیر پوں کا درجہ بلند کرنے کے لئے اپنی زندگی کے ۳۰ سال صرف کئے ہیں ۔ لیکن مجھ پر یقین کریں میں اپنے مقصد کے حصول کے لئے بھارت یا پاکستان کی آبرو سے نہیں کھیلوں گا ۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ کشمیر برصغیر ہندو پاکستان کا اٹوٹ حصہ ہے میں یقین نہیں کرتا کہ بھارت دو ملکوں میں تقسیم ہو گیا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود تقسیم ایک حقیقت ہے ۔ اور بھارت کے ان حصوں کے مابین جغرافیائی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے ۔ لیکن کب جغرافیائی رکاوٹ کے ساتھ ساتھ ذہنی رکاوٹ کا ہونا بھی ضروری ہے میری زندگی کا یہ مشن ہے ۔ اور گاندھی جی کی شہادت سے پہلے مجھے یہ ہدایت کی گئی تھی ۔ کہ بھارت اور پاکستان کے دلوں کے مابین تمام رکاوٹیں سچائی اور پیار سے دور کی جائیں ۔ مرزا افضل بیگ نے اپنے بیان میں کہا کہ میرے شیخ عبد اللہ اور دیگر ملزموں کا بڑا مقصد بھارت اور پاکستان میں دوستی اور امن کے ماحول کو بڑھانا ہے ۔ اور امید ہے کہ ہم گاندھی جی کے خواب کو سچا کر دکھائیں گے

حیدرآباد ۱۴ر اگست ۔ آندھرا کے گورنر شری بھیم سین سچر نے یوم آزادی پر لوگوں کے نام ایک پیغام میں اپیل کی کہ وہ اپنی ضروریات کم سے کم کر دیں تا کہ اس طرح بچنے والی رقم ان کے ان بھائی اور بہنوں کو دستیاب ہو سکے جنہیں ان کی سخت ضرورت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ کفایت شعاری اور سادہ جیون بسر کرنے کی ملک گیر مہم شروع ہونی چاہیئے ۔ اس سے ہماری قلیلی اقتصادیات میں بہتر توازن قائم ہو گا ۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عوام کو جمہوری طرز زندگی سے روشناس کرانے کے لئے پرچار تیز کیا جانا چاہیئے

قاہرہ ۱۵ر اگست ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے چیف بیورو کی اطلاع مظہر ہے کہ انور السعید سپیکر نیشنل اسمبلی نے قاہرہ سے لندن روانہ ہوتے وقت اور بہت سی باتوں میں عرب نیشنلزم کے مستقبل کا بھی ذکر کیا آپ نے کہا میرے خیال میں عرب نیشنلزم کا مستقبل بہت شاندار ہے اور روشن ہے ۔ اس کا یقین اسی وقت ہو جاتا ہے جب کوئی شخص اپنے گردوپیش نظر ڈالے سچ ہے کہ صدر جمال عبد الناصر نے امپیریلزم کے قلع قمع کرنے کے لئے جو نعرۂ حق لگایا ساری عرب دنیا میں اسی نعرہ پر لبیک کہا ۔ اور عرب نیشنلزم کا مقصد اب عرب اتحاد سمجھا جانے لگا ہے ۔ صدر ناصر کے یہ خیالات ساری عرب دنیا پہ محیط ہو گئے ہیں چھا چکے ہیں ۔ اور اس کا رد عمل ظاہر ہونا ناگزیر ہے ۔

قاہرہ ۱۶ر اگست ۔ ایک براڈکاسٹ سمینار کے دوران تقریر کرتے ہوئے مرکزی وزیر سبلائی نے انکشاف کیا ہے کہ صدر ناصر نے حکم دیا ہے کہ تمام دوائیوں کو کسٹم ڈیوٹی سے مبرا قرار دے دیا جائے